اُردو زبان میں الفاظ سازی

ڈاکٹر سہیل بخاری

مقتدرہ قومی زبان ○ اِسلام آباد

۱۹۸۹ء

پمفلٹ نمبر ۹۸

طبع اوّل ــــــــــ ۱۹۸۹ء

فنی تدوین ــــــــــ ڈاکٹر انعام الحق جاوید

طابع ــــــــــ آغا جی پرنٹرز اسلام آباد۔

ناشر ــــــــــ ڈاکٹر جمیل جالبی

(صدر نشین)

مقتدرہ قومی زبان ۱۶، ڈی (غربی)

بلیو ایریا، ایف ۱/۶، اسلام آباد۔

پیش لفظ

ڈاکٹر سہیل بخاری اُردو زبان کے لسانی مسائل پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ زیرِ نظر کتابچہ میں اُنھوں نے اُردو زبان میں نئے الفاظ بنانے کے قاعدے پیش کیے ہیں۔ اُنھوں نے اُردو کو اشتقاقی ہی نہیں بلکہ اتصالی زبان بھی قرار دیا ہے اور دونوں طریقوں سے الفاظ سازی کے قاعدے تلاش کیے ہیں۔ اصطلاحات سازی کے سلسلے میں یہ بنیادی نوعیت کا کام ہے۔ اس کتابچے کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں الفاظ سازی کے اصول عام بول چال کی زبان سے اخذ کیے گئے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اس کتابچے سے اُردو الفاظ سازی کے عمل کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔

ــــــــــــ ڈاکٹر جمیل جالبی

فہرست

دیباچہ

اُردو زبان برصغیر پاک بھارت کی ایک دیسی زبان ہے جو یہاں کی دوسری زبانوں کی طرح اسی سرزمین میں پیدا ہوئی اور پلی بڑھی۔ جب مسلمان ہندوستان میں داخل ہوئے اور انھوں نے اپنے استعمال کے لیے مقامی زبانوں میں سے اُردو زبان کا انتخاب کیا تو اس کی تحریر کے لیے بھی دیوناگری رسم الخط کی جگہ جس میں بشمول اُردو یہاں کی بہت سی زبانیں لکھی جاتی تھیں فارسی رسم الخط اختیار کیا چنانچہ کچھ تو مسلمانوں کی فارسی بول چال سے اور کچھ رسم الخط کے اشتراک کے باعث فارسی عربی تحریروں سے فارسی اور عربی کے کثیر تعداد الفاظ اس میں داخل ہو گئے بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ فارسی عربی سے درآمدات کا یہ سلسلہ آج تک بڑی دھوم دھام سے جاری ہے۔ ان درآمدات کے علاوہ مسلمانوں نے اُردو گرامر بھی عربی گرامر سامنے رکھ کر تحریر کر ڈالی اور اُردو شاعری کو فارسی شاعری کا چربا بنا ڈالا اور پھر ایک وقت ایسا آیا جب اُردو زبان کے محققوں نے جن کی نظریں صرف مسلمانوں بادشاہوں کے عہد کی اُردو تحریروں ہی تک پہنچ سکتی تھیں اور اس سے پہلے کا دیوناگری رسم الخط میں محفوظ اُردو زبان وادب کا سرمایہ ان سے اوجھل تھا، یہ غلط نتیجہ نکالا کہ اُردو فارسی کی بیٹی ہے۔

کچھ محققوں نے جدید دیسی زبانوں برج بھاشا، پنجابی اور سندھی سے اُردو کا اشتقاق ثابت کرنے کی کوشش کی۔ آگے چل کر بعضوں نے فارسی رسم الخط ہی کے اشتراک کے باعث یہ فیصلہ بھی سنایا کہ دکنی زبان موجودہ اُردو کا قدیم روپ ہے یعنی اُردو زبان دکنی زبان سے پیدا ہوئی ہے اور پھر اُردو کی دہلوی چھاپ کا دکنی سے موازنہ کر کے دونوں میں بعض مشترک لسانی وادبی خصوصیات کی بھی نشان دہی کی اور یوں اپنے دعوے کو مستحکم کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ آخر آخر میں آ کر اُردو کے بعض علما نے اُردو

کا جنم سنسکرت اور پالی کے بطن سے بھی ثابت کرنے کے جتن کر ڈالے۔
غرض اُردو کے سر پرستوں، بہی خواہوں اور ہمدردوں کی ان تمام خام خیالیوں، کوششوں اور غلط کاریوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُردو بولنے والے اپنی زبان کو ہر زبان سے حقیر و کمتر سمجھنے لگے چنانچہ اب بھی یہ حال ہے کہ علوم جدیدہ کی بالخصوص سائنسی اصطلاحات کی کمی بھی اُردو سے اصطلاحات وضع کرنے کے بجائے انگریزی اصطلاحات کا عربی فارسی اصطلاحات میں ترجمہ کر کے پوری کی جاتی ہے اور اس طریق کار سے بھی اُردو والوں کے احساسِ کمتری میں برابر اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اُردو کی بے بضاعتی اور کم مائیگی کے متعلق دوستوں اور دشمنوں نے جو غلط فہمیاں پھیلائی ہیں، انھیں دور کیا جائے اور اُردو زبان کی داخلی توانائی کا سراغ لگا کر ان کے پروپیگنڈے کا توڑ پیش کیا جائے، پیشِ نظر کتابچے کی تصنیف کا واحد محرک یہی خیال ہے۔
یہ بات کسی ثبوت کی محتاج نہیں ہے کہ زبان نے اپنی زندگی کے سفر کا آغاز نہایت ہی قلیل پونجی سے کیا تھا۔ اس کے پاس ابتدا میں بہت تھوڑے سے الفاظ تھے جنھیں مادّے کہتے ہیں۔ رفتہ رفتہ ان مادّوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور زبان کا پودا پھیک کر تناور درخت بن گیا اور آج یہ صورت ہے کہ دُنیا کی ہر زبان کے دامن میں کم سے کم لاکھوں ہی الفاظ ہوں گے۔ وجہ یہ ہے کہ واضعینِ زبان نے ابتدا ہی میں زبان کے کچھ ایسے اصول بھی وضع کر دیے تھے جن کی مدد سے نت نئے الفاظ بنتے گئے اور سرمایۂ زبان میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہوتی چلی گئی۔
ان اصولوں میں سے جو واضعینِ زبان نے فروغِ زبان کے لیے شروع ہی میں ایجاد کر دیے تھے، دو اصول بہت عام اور مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک مشہور اصول یہ ہے کہ ایک ہی لفظ کی آوازوں میں کچھ ردوبدل کر کے نئے نئے لفظ بناتے جائیں جن کے معنی کبھی بدل جاتے ہیں اور کبھی نہیں بدلتے۔ لفظوں کی اس گھڑت کو اشتقاق کہتے ہیں اور جس زبان میں اشتقاق سے نئے الفاظ بنتے ہیں، وہ اشتقاقی زبان کہلاتی ہے۔ عربی، عبرانی اور دوسری سامی زبانیں اسی قسم میں داخل ہیں۔
الفاظ سازی کا دوسرا اصول یہ ہے کہ مادّے پر بعض الفاظ کا اضافہ کر کے نئے نئے لفظ ڈھالے جائیں اس اصول کی رُو سے ابتدائی لفظ یعنی مادّے پر جتنے لفظ چپکا دیے جاتے ہیں وہ اتنا ہی لمبا ہوتا چلا جاتا ہے اور ہر اضافے پر معنی بھی بدلتے چلے جاتے ہیں جس زبان میں اس اصول سے

نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں اسے اتصالی زبان کہتے ہیں۔ اتصالی زبان کا مادّہ لفظ کے ایک جانب اپنی اصلی شکل میں بدستور نظر آتا رہتا ہے اور اس پر اضافہ ہونے والے دوسرے الفاظ یا اجزا جس طرح چپکائے جاتے ہیں۔ اسی طرح کھول کھول کر الگ بھی کیے جاسکتے ہیں۔ یہ طریقہ جزو بندی کہلاتا ہے۔

اُردو زبان میں الفاظ سازی کے یہ دونوں اصول پائے جاتے ہیں۔ میں اپنی تحقیق کی رُو سے انہی دونوں اصولوں کی روشنی میں اب تک اُردو زبان میں الفاظ سازی کے جو قاعدے دریافت کر پایا ہوں وہ میں نے یہاں ایک جگہ جمع کر دیے ہیں تاکہ اُردو کی داخلی توانائی، صلاحیتیں اور امکانات ان لوگوں پر واضح ہو سکیں جو اُردو کو کم مایہ اور کمزور زبان سمجھتے ہیں۔

کتاب میں کل گیارہ ابواب ہیں اور قاعدوں کی مجموعی تعداد چودہ ہے۔ اس کے پہلے باب میں لفظ کی تعریف اور تقسیم اور الفاظ سازی کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ دوسرے باب سے آٹھویں باب تک اصول اشتقاق کی روشنی میں کام کرنے والے اور نویں اور دسویں باب میں اتصال یا جزو بندی کے تحت آنے والے قاعدے بیان کیے گئے ہیں اور آخری یعنی گیارہویں باب میں قیاس کا جو قاعدہ بیان کیا گیا ہے وہ ان دونوں اصولوں پر حاوی ہے۔ ہر قاعدے کی حتی الامکان زیادہ سے زیادہ مثالیں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر کہیں مثالوں کی کمی محسوس ہو تو اسے میری تلاش کی کمی پر محمول کیا جائے کیونکہ اُردو زبان میں کسی قسم کی مثالوں کی کمی نہیں ہے۔

سہیل بخاری
۱۱ اپریل ۱۹۸۷ء

اے ۲۱۵ - بلاک جے
شمالی ناظم آباد - کراچی ۳۳

پہلا باب

لفظ اور الفاظ سازی

عربی زبان میں لفظ کے لغوی معنی پھینکنے کے ہیں اور اصطلاح میں اس سے آوازوں کا وہ مجموعہ مراد ہوتا ہے جو ایک دفعہ میں منہ سے نکالا جاتا ہے۔ اُردو میں لفظ کو بول کہتے ہیں اور بول سے لغوی معنی مطلق آواز کے ہیں لیکن اصطلاح میں اس سے آوازوں کا وہ مجموعہ مراد ہوتا ہے جو انسان کے منہ سے نکالا جاتا ہے اور جس کے مجموعے کو بولی یعنی زبان کہا جاتا ہے۔

اُردو زبان میں بناوٹ کے لحاظ سے لفظ یا الفاظ کی دو قسمیں پائی جاتی ہیں :-

(۱) بنیادی - وہ الفاظ جو مفرد اور بنیادی آوازوں کے ملنے سے بنتے ہیں۔

(۲) ثانوی - وہ الفاظ جو کچھ بنیادی اور دوسرے ثانوی الفاظ سے ڈھالے گئے ہیں۔

بنیادی الفاظ بناوٹ کے لحاظ سے دو قسم کے ہوتے ہیں :-

(ا) ایسے الفاظ جو الگ الگ استعمال ہوتے ہیں لیکن جن سے کوئی دوسرا لفظ نہیں بنتا انھیں جامد کہتے ہیں۔

(ب) مصدری یا نامی - ان سے دوسرے الفاظ بھی بنتے ہیں اور بن سکتے ہیں - یہ الگ الگ بھی استعمال ہوتے ہیں اور دوسرے لفظوں کے ساتھ مل کر بھی بولے جاتے ہیں۔

جامد الفاظ میں کئی قسمیں شامل ہیں۔

۱- عوامل - یہ وہ الفاظ ہیں جو اسماء کی تصریفی حالتیں متعین کرتے ہیں اور جنھیں عربی زبان کی تقلید میں اُردو کے گرامر نویس حروف جار کہتے ہیں حالانکہ یہ کم سے کم دو حروف سے بنے ہوئے الفاظ ہیں، جیسے تک، پر، کو، میں، سے وغیرہ - یہ الفاظ نہ کسی دوسرے لفظ

میں جڑتے ہیں، نہ کوئی دوسرا لفظ ہی ان میں جوڑا جاتا ہے ۔ یہ اسماء کے مکانی اور زمانی رشتے ظاہر کرتے ہیں جیسے گھر میں، میز پر، کراچی سے، باغ کو، صبح تک وغیرہ ۔ بعض عالمی زبانوں میں اسماء کی تمام تصریفی حالتوں کا تعین انھی الفاظ سے ہوتا ہے ۔

۲۔ عواطف ۔ یہ وہ الفاظ ہیں جو دوسرے لفظوں اور جملوں کو ملاتے اور ان کا ایک دوسرے پر اضافہ کرتے ہیں جیسے اور، بلکہ، پر، کہ، کیونکہ، اس لیے کہ، جو، تو، سو وغیرہ ۔

۳۔ اس قسم میں تمام تاکیدی، حصری، تشبیہی، اشتمالی، اضافی، استثنائی، اقراری، انکاری حیرت اور خوشی جیسے جذبات کے فجائی الفاظ اور زبانوں اور گردانی صیغوں کی علامات شامل ہیں ۔ جیسے بھی، ہی، سا سی سے، کا کی کے، بن، بنا، ہاں، نہ، نہیں، آہ، او ہو، تھا تھی تھے تھیں، گا گی گے، ہے ہوں، ہو، ہیں وغیرہ ۔

مصدر یا نامی الفاظ کی بھی دو قسمیں ہیں :

۱۔ آزاد ۔ یہ الفاظ الگ الگ بولے جاتے ہیں اور الگ اپنے معنی دیتے ہیں جیسے چل، پڑھ وغیرہ ۔ انھیں مادہ بھی کہتے ہیں ۔

۲۔ تابع ۔ یہ الفاظ نہ الگ بولے جاتے ہیں، نہ الگ کوئی معنی ہی دیتے ہیں بلکہ یہ آزاد الفاظ یعنی مادوں سے مل کر استعمال ہوتے ہیں اور انھی سے مل کر معنی دیتے ہیں ۔ انھیں لگوٹے کہتے ہیں ۔

اردو زبان کی ترقی، فروغ اور وسعت کا دار و مدار مصدر یا نامی الفاظ کی انھی دو قسموں (آزاد اور تابع) پر ہے ۔

دنیا کی زبانوں میں الفاظ سازی کے دو بڑے اور عام اصول پائے جاتے ہیں ۔

۱۔ ایک ہی لفظ کی بعض آوازوں میں مختلف قسم کی تبدیلیاں کر کے دوسرا لفظ گھڑنا جسے اشتقاق کہتے ہیں ۔ عربی زبان میں کم سے کم تین حروف صحیحہ کو لفظ کا مادہ کہتے ہیں ۔ الفاظ سازی میں یہ حروف لفظ کے اندر اپنی ترتیب سے قائم رہتے ہیں ۔ حرف لفظ کے سُر (اصوات علت) بدلتے رہتے ہیں جن سے نئے نئے لفظ وجود میں آتے چلے جاتے ہیں جیسے ط، ل، ب کے مادے سے مختلف سُروں کی بدولت طلب، طالب، طلبہ، طالبہ، مطلب،

مطلوب وغیرہ جیسے کتنے ہی الفاظ بنتے چلے جاتے ہیں اس لیے عربی زبان کو اشتقاقی زبان کہتے ہیں دوسری اشتقاقی زبانوں میں عبرانی، سریانی اور دوسری سامی زبانیں شامل ہیں۔

اُردو زبان میں بھی اشتقاق کا اصول ملتا ہے لیکن یہ مندرجہ بالا زبانوں سے قدرے مختلف ہوتا ہے یعنی اُردو لفظ کی تبدیل ہونے والی آوازوں میں سُر (اصوات علت) اور اسر (اصوات صحیحہ) کی کوئی قید نہیں ہے۔ اس میں کوئی سی بھی آواز بدل کر نیا لفظ گھڑا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اُردو میں الفاظ سازی کے مندرجہ ذیل اشتقاقی قاعدے ملتے ہیں جن کی تفصیل آئندہ صفحات میں پیش کی جا رہی ہے۔

صوتی تبادل۔ اندراج وسقوط۔ انضمام۔ انشقاق۔ تقلیب۔ توازن سختی۔ تشدید۔ سُر شکستائی۔ سُر سختی اور سُر بدلی۔

۲۔ لفظ سے لفظ جوڑ کر نئے نئے الفاظ بنانا جسے اتصال کہتے ہیں۔ اُردو زبان میں اس کے تحت دو قاعدے ملتے ہیں:

ا۔ آزاد لفظ پر کسی تابع لفظ (لگوے) کا اضافہ کر کے نیا لفظ بنانا۔ اسے جزو بندی کہتے ہیں۔

ب۔ ایک آزاد لفظ پر کسی دوسرے آزاد لفظ کا اضافہ کر کے نیا لفظ گھڑنا۔ اسے ترکیب کہتے ہیں اور نئے بنے ہوئے لفظ کو مرکب کہتے ہیں۔ ترکیب کے لیے اُردو میں دو قاعدے ملتے ہیں۔ تکرار اور قافیہ پیمائی۔

اس لحاظ سے اُردو زبان میں اشتقاق اور اتصال دونوں اصول ملتے ہیں لہٰذا اُردو کو نہ محض اشتقاقی زبان کہہ سکتے ہیں اور نہ محض اتصالی زبان کہنا ہی درست ہے۔

اگلے صفحات میں الفاظ سازی کے تمام قاعدوں کا بیان ترتیب وار پیش کیا جاتا ہے۔

اصول نمبر ۱ — اشتقاق (مفردات)

صوتی تبادل

اُردو میں صوتی تبادل کی مدد سے بھی نئے نئے لفظ ڈھالے جاتے ہیں جنھیں بہروپ کہتے ہیں۔ بہروپ سب کے سب ہم معنی ہوتے ہیں صرف ان کے روپوں میں دو ایک آوازوں (حروف) کا فرق ہوتا ہے۔ اس غرض کے لیے اُردو کی تمام بنیادی آوازیں جن میں سُر (صوت علت) اور اسر (صوت صحیح) دونوں شامل ہیں دو دو جتھوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ ہر جتھے کے تمام سر (حروف علت) اور اسر (حروف صحیحہ) آپس میں بدل جاتے ہیں جس کے باعث ایک ایک لفظ کے دو دو بہروپ بن جاتے ہیں۔ ان جتھوں کی تفصیل نیچے درج کی جاتی ہے۔

صوتی تبادل سادہ بھی ہوتا ہے اور مرکب بھی۔ پہلے سادہ تبادل بیان کیا جاتا ہے

سُر (صوت علت)

پہلا جتھا: آ ۔ اِے ۔ اِیں ۔ اَؤ ۔ اَیں ۔ اَو

دوسرا جتھا: آں ۔ اُو ۔ اِی ۔ اَؤں ۔ اَے ۔ اَوں

سادہ تبادل

ہر سُر (صوت علت) کے طویل اور مختصر روپ آپس میں بدل جاتے ہیں جیسے:

جھل جھال (تیزی غصہ) ۔ کل کال (سیاہی) ۔ چھننی چھانی (چلنی) ۔ ڈھکنا ڈھانکنا ۔ نک چھکنی ناک چھینکنی ۔ بدلی بادلی (چھوٹا بادل) گدلا گادلا (گادلا پانی) ہتھ چھٹ ہاتھ چھوٹ (دست دراز) ۔ بگ ٹٹ باگ ٹوٹ (بہت تیز) ۔ گھس کھدا گھاس کھودا ۔ گل مچھا گال مونچھا ۔

پن کٹی پان کوٹی - کتوالی کوتوالی - پجامہ پاجامہ - پھل پھال (ہل کی نوک) - بھتنی بھوتنی - چربائی چارپائی وغیرہ -

ہر حصے کے سُر آپس میں بدل جاتے ہیں۔

پہلے حصے کے سُر
(مساوات مع امثلہ)

آ = اؤ

جھاڑنا جھوڑنا (ننگا کرنا) - پارنا پورنا (بھرنا) - لنگور لنگر (لنگڑ) - پاڑا پورہ پرا (محلہ - بستی)

آ = اَو[1]

بچھونا بچھانا - کھلَونا کھلانا - ٹھور ٹھار (جگہ) - دال دَول - نوچی ناچی (طوائف) - کان کون (نکلا ہوا حصہ) اُردو پراٹھا پنجابی پروٹھا۔

آ = اے

اکھاڑنا اکھیڑنا - اُچالنا اچھلنا - باڑا بیڑا (احاطہ) - جلی جالی (جنین کی) ایڑ آر (آڑ) - لیس لَس (لاس) - سائی سیٹی (ایک کانٹوں والا جانور) - کھِسکنا کھسکنا - گھروندا گھِروندا - رگڑنا رِگڑنا - اُردو ہلنا پنجابی ہلنا - اُردو لیٹی ہریانی لٹی۔

آ = اَیں

اینڈنا اڑنا (اکڑنا) - بن سٹی بن سینٹی (کپاس کے پودے کی ڈنڈی) - اینڈا (لقب) - آڑا (آلا - طاق) کینڈا کڑا (کلا - فن - ڈھب)

---

[1] اس تبدیلی سے کچھ بولیوں کے لہجے کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے - اُردو، مرہٹی اور پنجابی میں اسم، صفت اور حالیہ تمام وغیرہ کا خاتمہ "آ" پر ہوتا ہے جیسے اچھا گھوڑا، چلا - یہ سُر برج بھاشا میں "اَو" سے بدل جاتا ہے چنانچہ اس زبان میں اس جملے کو "اچھو گھوڑو چلو" بولیں گے - ایسا ہی لہجہ بنگالی کا ہے چنانچہ اُردو خبر: بنگالی خوبر - اُردو گڑ بڑ: بنگالی گوڑ بوڑ۔

اَو = اؤ

جَون جَوَن (قالب) - اُردو نون پنجابی نونٹ (نوَن) - اُردو بور پنجابی بوَر (آم کا پھول)

اَو = اے

ڈیلا ڈولا (ایک قسم کی مچھلی) - کوَلا کیلا - لیٹنا لوَٹنا -

اَو = اَیں

کوڑی (دور کی کوڑی لانا) کنیڈی (تدبیر - ترکیب) - سینگڑا سوَگڑا (سوکا حلقہ)

اِے = اَیں

پھینکنا پھیکنا - سینکنا سیکنا - پھینٹنا پھیٹنا - سَینتنا سیتنا - بَینچنا بیچنا - گھَینپنا گھیپنا -
کھینچنا کھیچنا - بھَینٹ بھیٹ - کینیکڑا کیکڑا - چَنیپ چیپ - کینچوا کیچوا - تیتیس تینتیس (۳۳) -
تیتالیس تینتالیس (۴۳) - ٹینیٹ ٹیٹی - پَینچ پیچ - مَینڈنا میٹنا - سمینٹنا سمیٹنا - اَینٹھنا اِٹھنا
(اکڑنا) اُردو میرا، ملتانی مَینڈا - اُردو تیرا، ملتانی تَینڈا -

اؤ = اَیں

گیند گوُد - گینڈا گوُدا (گوُڈا)

اؤ = اِیں

گینڈا ر گوُدار (گوُدے کی)

اِے = اِیں

کھینچنا کھینچنا - سینچنا سیچنا - پیڑا پینڈا - بیڑی بینڈی (بل دار) چھٹکنا چھینٹکنا
(چھینٹ سے)

اَیں = اِیں

کھَینچنا کھینچنا - اَینچنا اینچنا - سَینگری سینگری - چَنیٹی چنیٹی - اُردو پَینگ پنجابی پِینگ -
اُردو رَینگ، پنجابی رینگ - بَیندی بِیندی - مَینڈی مِینڈی (سر کے گندھے ہوئے بالوں
کی قطار) - ڈھَینڈس ڈھینڈس (ایک ترکاری)

گانٹھنا گونٹھنا۔ دَھونتی دھانتی (دھتی۔ دھن والا)۔ کھونٹی کھانٹی۔ گھونٹی گھانٹی۔ سَوندنا ساندنا (سانّنا)۔

اوُں = اوُ

منڈیر (مونڈیر) مُڑیر۔ منڈیا (مونڈیا) مُڑیا (سر)

مخصوص سروں اور اسروں کا تبادل

اَوں = اَم

گام گاوں۔ نام ناوں۔ چونکنا چمکنا۔ دونکنا دمکنا۔ لونکنا لمکنا۔ لونڈا لمڈا۔ لونڈیا لمڈیا۔ چھاتو چھام چھم۔ تھاوں تھام تھم۔ آملا آنولا۔ تھانولا تھاملا تھملا۔ بھانورا بھونرا بھمرا۔ چونری چامری۔ سانولا ساملا (سنسکرت شیامل)۔ سانولیساملی۔ چنور چامر۔ کمل کنول۔ جھاما جھانوا۔ چمچا چونچا (ایک پرندہ) کمچی (قمچی)۔ کونچی۔ کامروپ کانوروپ۔

ایں = ان

سینٹ سنٹی۔ گینڈا گنڈا۔ سیند (نقب)۔ سند (سوراخ)۔ مینڈک منڈوک[1]۔ ہتھ کنڈا ہتھ کینڈا۔ (ہاتھ کا ہنر۔ ہتھ کلا)۔ رینڈی رنڈی (ارنڈی)۔ دن دائیں۔ سن سن سائیں سائیں۔ جھن جھن جھائیں جھائیں۔ اردو پینتالیس[۴۵]، پنجابی پنتالی۔ اردو سینتالیس[۴۷] پنجابی سنتالی۔

اَسُر (صوت صحیح)

اردو کے بنیادی اسر تبادل کی غرض سے بیس بیس کے دو برابر کے جتھوں میں بٹے ہوتے ہیں اور وہ جتھے یہ ہیں:۔

پہلا جتھا: ب پھ تھ ٹھ ج چھ د ڈ ر ڑ س کھ گ ل۔ ابتدائی م ن۔ درمیانی اور آخری مھ نھ ہ و ع

---

[1] یہ روپ رگ وید میں ملتا ہے۔ اسی میں اس نام کا ایک بھجن بھی ہے۔

دوسرا جتھا: بھ پ ت ٹ جھ پ چ دھ ڈھ رھ ڑھ ک گھ لھ ن (حلقی نون)، ۔ابتدائی مھ نھ ہ و ی ۔آخری اور درمیانی م ن

پہلے جتھے کے اسروں کا تبادل

(مساوات مع امثلہ)

(ب = د) اب' دکنی اد۔ جب' ہریانی جد۔ تب' ہریانی تد۔ کب' ہریانی کد۔

(ب = ڈ) ڈالا بلاّ (بالا) ۔ ڈنڈا ٹنڈا۔

(ب = گ) لُبدی لُگدی۔ سابودانہ ساگودانہ۔ گلّی بلّی۔ اُگنا اُبنا۔ چوبا چوگا۔ رگڑ ربڑ۔ اردو سب' برج بھاشا سگ۔ گلہرا بلہرا۔ ببوا گبوا۔

(بھ = س) گانس گانٹھ۔ گانسنا۔ اسّی اٹھّی۔ سار ٹھار (جگہ)۔ اردو روٹھنا' برج بھاشا' روستو۔ پنجابی نسنا نٹھنا (بھاگنا)۔ اردو بیٹھ' گجراتی بیس۔ گجراتی دکنی دِسنا' پنجابی ڈِٹھنا۔

(ج = گ) بینجنی بینگنی۔ گٹ جٹ (جُوڑ)۔ جَڑنا گڑنا۔ اردو جوڑ برج بھاشا گوڑ۔ اردو بھاگنا' برج بھاشا بھجنو' پنجابی بھجنا۔ اردو بھیگنا' برج بھاشا بھیجنو۔

(چھ = د) چھپانا دُبانا۔ دُپٹاّ چھپٹاّ۔

(چھ = کھ) کھپریل چھپریل۔ کھپٹی چھپٹی۔ چھاجن کھاجن۔ چھال کھال۔ پنچھی پنکھی۔ چھوٹا کھوٹا۔

(د = ل) دونکنا لونکنا۔ دُپنا لُپنا۔ دپانا لُپانا۔ ہُولا ہوُدا (مزب) گوُدا گوُلا۔ لچکنا دچکنا۔ لچکا دچکا۔

(د = س) ریل ریل۔ کسک کرک۔ سمانا رمانا۔ سپاٹا رپاٹا۔ ررکنا سرکنا۔ گھرا گھسّا۔ بیر بیس (بحث۔ دشمنی)۔

(ر = ل) مور مول (پھول) کوُلی کوُری (ایک قوم)۔ باکھل باکھر (مسکن۔ مکان)۔ ردّا لدّا۔ سارنا سالنا (درست کرنا) کرچھا کلچھا۔ اردو تلوار برج بھاشا تروار۔ اردو کلال (شراب فروش)، برج بھاشا کلوار کلار۔

(س = کھ) متا کھتّا - اردو دیکھنا گجراتی دِسنا - اردو چوسنا برج بھاشا چوکھنو - سانچا کھانچا -
سُپاری کھُپاری (کھوپاری) - دوس دوکھ (عیب) سپاٹ کھپاٹ -

(ابتدائی م = ب وغیرہ) مَوربوَر (پھول) - بِنتی منتی (عرض - التجا) - مہرا بہرا - ملائی بالائی
(بلائی) مسالا بسالا (خوشبودار) - بڈّھ مڈّھ - مٹکنا لٹکنا - لہر مہر - بلائیں لینا - ملائیں یا
مالائیں لینا - مل (پہلوان) -

(ابتدائی م = ج) جِرا (ذرا) مَرا ملا (بہت کم) جراسا (ذراسا) مَراسا مَلاسا -

(ابتدائی ن = ل) نِکلنا لِکلنا - نوَن لوَن (نمک) نمبر لمبر - نونی لونی (لونڈی - مکھن) - نیچر لیچر
(کمینہ) - لٹّو نٹّو (ناچنے والا) - نیاری لیاری (بہت کمانے والا) - نیلا لیلا (ضدّی) - نیلام لیلام -

(آخری ہ = ب وغیرہ) سہارا سدارا - سہارنا سدارنا - سہنا سادنا - سہیلی سکھیلی - چوراہا چوراسا
(چوراستا) - کہنا کتھنا - مہرا مگرا - پہچان پرچان (شناخت - علم) - پہچل پگ چال (چاپ) - پہ پر -
تہ تل (پیندا) -

(آخری ہمزہ = ب وغیرہ) بائی بادی - بائی باجی بڑی - ڈھائی دھڑی - کھائی کھاڑی -
اردو پڑی پنجابی پیٔ (دگری) - اردو بیٔ (گیہوں میں پڑجانے والا ایک کیڑا) بڑی - اردو گئی
مرہٹی گیلی - اردو نئی، پنجابی نوی -

ہمزہ لفظ کے بیچ یا آخر میں کہیں واو اور کہیں یے کی شکل بھی اختیار کرلیتی ہے - مثالیں یہ ہیں :
لیوا لیسا - چھید چھیو - تھیگا تھیوا - تھیگلی تھیولی - تلاؤ تلاب (تالاب) - چاہ چاو -
بیاہ بیاو (واو کے روپ میں) - میانی ملانی (پاجامے کی رومالی) - پیاؤ پلاو (سبیل) - پیاس پلاس -
بیاپ بلاپ (دکھ - مصیبت) - اردو کھایا، پنجابی کھادا - اردو گیا، مرہٹی گیلا - اردو نیا، پنجابی نوا
(یا کے روپ میں) -

دوسرے جتھے کے اسروں کا تبادل

(بھ = دھ) سدھانا سبھانا (سبھ یا مہذب بنانا) - اردو کبھی، پنجابی کدھی - ہریانی کبھو کدھو -
(بھیس) بھرنا دھرنا - اُبھرنا اُدھرنا (اُدھلنا) -

(پ = چ) پیپڑ چپڑ۔ چنچل چپل (شوخ)۔ پتّی چتّی - پرچنا چرچنا۔ پرچا چرچا (خبر)۔ کھونپ کھونچ۔ گھونپنا کھونچنا۔ لپکنا لچکنا۔

(پ = ک) ڈھانکنا ڈھانپنا۔ چوپڑ چوکڑ۔ بھونپو بھونکو۔ کھانپ کھانک۔ ڈُپانا ڈُکانا۔ پٹنا پکنا (سودا طے ہو جانا)۔ پٹھا کٹھا (مضبوط۔ تگڑا)۔ اردو بھونپچّا، ہریالی بھونچپا۔ روپنا روکنا (منعقد کرنا۔ ابتدا کرنا)۔ ڈُپٹا ڈُکٹا۔

(چ = ک) پچّی پکّی۔ کُٹکنا مُچٹکنا۔ ٹانکنا ٹانچنا (لکھنا)۔ للک لالچ۔ چیکنا (چینخنا)۔ برج بھاشا کیکنا۔ کانپ (پتنگ کی کمان) چانپ۔

(ڈھ = ڑھ) منڈھنا مڑھنا۔ گدھ گرھ۔ چڈّھی چڑھی۔ منڈھی مڑھی۔ لنڈھانا لڑھانا۔ پڑھنا پنڈھنا۔ اردو ڈھائی، پنجابی اڑھائی۔ گڈّھا گڑھا۔

(آخری م = بھ وغیرہ) چیپڑا چیمڑا۔ چیپٹنا چمٹنا۔ پنٹنا نمٹنا۔

(آخری ن = بھ وغیرہ) چبیل چندل۔ بمبا بندا۔ بم بان (بانس)۔ بَونا بوٹا۔ بَونی، بوٹی۔

(ابتدائی ہمزہ = بھ وغیرہ) آٹنا پاٹنا۔ آنٹا کانٹا۔ اَولی جھُولی۔ آری (عاری۔ عاجز) ہاری۔ ارسا گھرسا۔ اَولی۔ کولی۔ (آغوش۔ بغل)۔ کاچھی کانا، کاچھی آنا، کچھیانا (کاچھیوں کی بستی)

اسروں کے کچھ خصوصی تبادل

۱۔ مخی اور دندانی اسروں کا تبادل

(ت = ٹ) کتارا کٹارا۔ ہتینڈا ہٹینڈا۔ سوتنا سوٹنا (کش) جُتنا جُٹنا۔ تانگا پنجابی ٹانگا۔ کوتوال کوٹوال۔ پتی پٹی۔ توڑنا ٹوڑنا۔

(د = ڈ) داڑھی ڈاڑھی۔ اردو دو، ملتانی ڈو (۲)۔ ڈپٹا ڈپٹّا۔ داڑھ ڈاڑھ۔ دیوٹ ڈیوٹ (چراغ دان)۔ دگڑا ڈگڑا۔ دونک ڈونک۔ دفلی ڈفلی۔

(ر = ڑ) کروڑ۔ کڑوڑ۔ کرور۔ کرار کڑاڑ کڑار۔ نارنا نا ڑ۔ کرا کڑا۔ بربڑ دیرگد۔ ترنگ ترٹنگ۔ ساری ساڑی۔ مروڑ مڑوڑ۔ مرکنا مُڑکنا۔ پوری۔ پوڑی۔ کچوری۔ کچوڑی۔ چورس۔ چوڑس۔ برابڑا۔ برے بڑے۔ بریاں بڑیاں۔ پرتال پڑتال۔ گھرسنا گھڑسنا۔

(تھ۔ ٹھ) گونتھنا گونٹھنا۔ متھا متھا (چھاچھ۔لسی)۔ تھانو ٹھانو (جگہ) تھونتھنی ٹھونٹھنی۔ گتھوا گٹھوا۔ نتھار نتھار (نیٹھ۔خالص)۔ پینتھ (آٹھ قسائیوں کی اصطلاح)۔ پینٹھ (آٹھویں دن کی ہاٹ)۔ تھوڑی ٹھوڑی۔ تھل (غیر آباد زمین) ٹھل (حمل سے خالی بھینس)۔

(دھ = ڈھ) اردو ڈھکیلنا، پنجابی دھکیلنا۔ دھینگ ڈھینگ۔ دھیند ڈھینڈ۔ بڈھ بڈھ (گوتم بدھ = گوتم بڈھ)۔ (ڈھ) ڈھاڑی دھاڑی۔ دھپالی ڈھپالی۔ ڈھارس۔ دھارس (بھروسا)

(دھ = ڑھ) بڑھائی بدھائی (مبارکباد)۔ پنجابی ودھائی۔ اڑھائی ادھائی (ڈھائی)۔ اردو بڑھنا، پنجابی ودھنا۔

۲۔ ہلکے (الپ پران) اور بھاری (مہاپران) اسروں کا تبادل

(ب = پھ) بانٹ پھانٹ۔ باڑ بھاڑ (پہاڑ)۔ بوٹا۔ پھوٹا۔

(بھ = پ) پار بھار (بہار۔ باہر)۔ پارا بھارا (ایک وزنی دھات کا نام)۔ بھانت پانت (قسم)۔ بھچنا۔ پچنا (دبنا)۔ پادنا بھرنا۔ پورا بھرا۔

(ت = دھ) تاگا دھاگا۔ تار دھار۔ ترا (طرح۔ وضع) دھرا دھڑا ترڑا۔ نانتا۔ دھانتا۔

(تھ = د) دلدل تھلتھل۔ متھانی مدانی (بلونی)۔ ساتھ ساو (سنگت)۔ تھیٹرنا لدیڑنا۔ تھم دم (روک)۔

(ج = چھ) جل چھل (پانی)۔ چھل جال (فریب)۔ جر چھار (راکھ۔ خاک)۔ جرا (ذرا)۔ چھارا چھرا (تھوڑا سا)۔ گونج گونچھ۔ جھنجھڑا جھنجھڑا۔ چھلیا جالیا (فریبی)۔ گجی (گزی)۔ گچھی (ایک قسم کا مضبوط کپڑا)۔ بچھوا بجوا (پاؤں کی انگلیوں کا بجنے والا زیور)۔ پوجنا پوچھنا (احترام کرنا)۔ پوج پوچھ (احترام)۔

(جھ = چ) جھجھکنا جھچکنا۔ چیر جھیر (دھجی۔ دھاپ)۔ چونڈا جھونڈا۔ جھونری چوزی۔ چمک جھمک۔ جھگڑا چگڑا۔

(ک = گھ) (تلوار کا) گھاٹ کاٹ۔ گھٹنا کٹنا (کم ہونا)۔ اگھائی اکائی (وصول یابی)۔ کنڈلی گھنڈلی۔ اگھانا اکانا (وصول کرنا)۔ گھورا کورا (کوڑا)۔ کاگ (کوا)۔ گھاگ (چالاک)۔

(کھ ہے گ) کھودنا۔ گودنا (گوڑنا)۔ گول کھول (خول)۔ موکھا موگا۔ کھڑا گرڑا۔ لکھنا (نظر آنا) لگنا۔ کھنڈر گانڈر۔ کھونڈا گونڈا۔ جوگی جوکھی (جوکھ صدمہ)

مرکب تبادل

سُر

پہلے اور دوسرے جتھے کے سروں کا باہمی تبادل

دو مختلف جتھوں کے سروں میں مساوات قائم کرنے کے لیے کسی ایک فریق کی طرف پہلے جتھے کا ایک اسر بڑھانا پڑتا ہے۔

مساوات مع امثلہ

سر۱ = سر۲ + اسر۱

عا (آ) = عُ ر (اُور)۔ کوئلا کالا۔ ڈھاک ڈھولک۔ موگری ماری۔ اردو جانا لینڈی جُلنا۔ گھونسلا گھاسا۔ کھسّی (خصی) کھُسری (کھُوسری۔خصری)۔ کالا (قحط زدہ) کنگلا (مفلس)، پونگڑا پڈّا۔ آلا اُبلا (اُوبلا)۔ جھُول جھالر۔

ءِ (اے) = عُ ر (اُور) اُونڈ۔ پُواڈ پُولا پُوڑا (ڈپڑا)۔ سوا سویا (نکیلی پتیوں کا ایک ساگ)۔ چُونا چِرٹنا (چُوڑنا ٹپکنا)۔ اردو چُوا، پنجابی چُویا (چشمہ)۔ اردو موا، پنجابی مُویا۔ اردو ہوا، پنجابی ہویا۔ گوہ گوبُر۔ پنجابی گویا (اُپلا) اردو گوا (گوکا)۔ رواں رویاں۔ جوا جوڑا۔ گھوٹی گھٹّی گھُولٹی۔ چھُٹی چھوٹی چھوڑتی۔ ہتُوبڑا ہتھورا (منہ)۔ بھولا بھو بدا۔ موگری مولی۔ مولے مونگرے۔ بھونسڑا بھوسا۔ سکھانا سکھلانا۔ حُکا (حقہ) ہوڑ کا ہونکرٹا۔ بکا بورکا (بُرکا)۔ رُکا (رقعہ۔ قرضے کی دستاویز) روکڑا۔ سچّا ٹونچڑا۔ چوچی چونچڑی۔ کچّی کونچڑی کونچڑی کورچی (کرُچی)۔ گول گولر۔ جھول جھولر۔

= عِ ر (ایر)۔ بوتا (طاقت) بیرتا (بہادری)۔ کوکنا کلکنا (کیلکنا)۔

اَں (ائیں) = عِ ر (ایر)۔ چینکنا چرکنا چرٹکنا۔ کینکڑا کلکڑا۔ کینکار کلکار (قلقار)۔ کنکاری کلکاری (قلقاری)۔ پھینکی پھرکی۔ بھینٹ بھرٹت (ملاقات)۔

ٗا ر (ایَر) پینکڑا پیر کرڑا (بیڑی)۔

ٛ ں (ایں) = ٛ ر (اِیر)۔ سینکی سرکی۔ چھینکا چھڑکنا۔ بینٹ بسٹ (بست)۔

ٛ (رے) = ٛ ر (اِیر) بیٹا بیرٹا، بیجٹا۔ بیلا (جِوَل) سیجلا (بھیگا۔ سینچلا)۔

= ٗ ر (اوُر)۔ گھوگلی گیھری (گلوری کا اغذی خول)۔ مجرا میلا۔

ٗ (اَو) = ٗ ر (اوُر)۔ مہرہ (مَورا) مُوکھلا۔ مہری (مَوری) مُوکھلی۔ بہنی (بَونی)۔ بول

کہنی (کونی) کوُرنی۔ سونا سُکھنا۔ رَونا۔ رُوجنا۔ سَور سُوِر (زچگی)۔ مُوہنی (مَونی) مونسی (دل

چوُبرڈنا چوڑدنا۔ سَورا (سُسر) سُسرا۔ سَوری (ساس) سُسری۔

= ٛ ر (اِیر) بہنی (بوَنی) بیحنی۔ کہنی (کونی)۔ کبنی۔ چہل (چوَل)۔ رِچیل

سرٗ = سرٗ + اسرٗ

ٗ (اوُ) = ٗ ر (اوُر) پھوکا پھرکا (پھورکا)۔ کَوٹی کرتی۔ اوکنا ابکنا

= اٗ ر (اِیر) دیوڑی ریوڑی۔ ٹُولیو۔ ڈُودیو۔ کھیوڑا[1] اگوجری کھوُرڈا

= ٗ ر (آر)۔ کور کسر۔ کور گگر

ٗ ں (آھا) = ٗ ر (اوُر)۔ کونکی کرٹکی۔ دونکی دلکی۔ پونکنا پلکنا۔ کھونچن۔ کھرچن۔

کلپجا کونچا۔ اونٹنا الٹنا۔ لوُٹ کھسٹ کھجٹ۔ چھونکنا چھُلکنا۔ بھونکنا بھسکنا (بھوُسنا)۔

ٗ ں (اوُں) = ٗ ر (اوُر)۔ گھونسنا گھرسنا۔ سونتی سرتی (تمباکو)۔ گرگا گونگا۔ پھلکا پھونک

بھرجی بھونجی (بھوُننے والا)۔

ٛ (اِی) = اٗ ر (اِیر)۔ بھینی بھدنی (بھیدنی۔ بھدجانے والی خوشبو)۔ سینی سادنی۔

ٹیکا تل کا۔ پینا پیلنا۔ پیت پرت۔ سیورا سیرا (ٹھنڈا برتن)۔ سیوتی سیتی (ٹھنڈی)۔ ریوتی

ریتی (ریت کی دیوی)۔ اردو گھی، برج بھاشا گھیو۔ راجستانی پی (باپ)، پنجابی پیو۔ اردو دھ

برج بھاشا دھیو (دھیوتا بمعنی نواسا)۔ بیٹی (چھوٹا بیٹا۔ بیڑل۔ بستر)، بلٹی (بیلٹی)۔ چیتا

چلتا رچتلا۔ سیکھانا سِکھلانا۔ رسیپی رسلپی۔ نیلنا نگلنا۔ تیتی تتی تلتی۔ بیکابَل کابکلا۔ ٹیکی ٹکلی تلکی

---

[1] پنجاب میں نمک کی ایک کان

پھیکی پھکری پھٹکری پھکلی۔

= ءُ ر (آر) درسن (درشن) دیپن۔ درسنا دیسنا (نظر آنا) جینا جلنا جاگنا۔ بیٹا بستا۔

چھیپی چھاپری (چھاپنے والا)۔ دیپن درپن (آئینہ)۔

= ءٗ ر (اوٗر) چینی چورنی (چورا چورا۔ مہین دانوں کی شکر)۔

اُ (اَے) = ءٗ ر (اوٗر) چھکنا (چیکنا) چیرکنا۔ مورتی میتی مہتی۔

= ءُ ر (آر)۔ بھکنا (بکنا) بڑکنا۔ لہکنا لسکنا۔ دہکنا ڈلکنا۔ گھکنا گرکنا۔

بھینی بھگنی (بہن)۔ سہنا سادنا، سادنا۔ کہنا کتھنا۔ رہنا رسنا، راجنا۔ بہنا بگنا (پنجابی وگنا)۔

چھیلا (سجا ہوا) چھبلا چھجلا (حسین)۔ پیرنا پسرنا۔ گہنا گینا گلنا (کم ہونا) گجنا (مال دولت کا)۔

کے کر۔ پہ (پہلے) پر۔ بیٹھ باگڑ (ہرنوں کے بیٹھنے کی جگہ)۔

= اُ ر (اِیر)۔ بہکنا بدکنا۔ پھینی پھیرنی۔ مینا میونا۔ چھینی چھدنی (چھیدنی) —

رینی رسنی۔

ءاں (آں) = ءُ ر (آر)۔ آنٹا آلٹا (بالاخانہ)۔ الگنی آنگنی ہانگنی (لٹکنے لٹکانے والی)۔

پرتی پڑتی۔ پانتی (پتی)۔ چرکا چانگا (نشان)۔ کھرچا (خرچہ) کھانچا۔ بالٹی بانٹی۔ جھلکی جھانکی۔

مانگ مارگ (راستا)۔ مرگلا[1] مانگلا

اسر

پہلے اور دوسرے جتھے کے اسروں کا تبادل

دو مختلف جتھوں کے اسروں میں مساوات قائم کرنے کے لیے ایک اسر ا[*] یا سر ۲ بڑھانا پڑتا ہے۔

---

[1] پنجابی لشکنا بمعنی جھلکنا۔

[2] اسلام آباد کے قریب ایک پہاڑی کا نام

[*] یہ سروں اور اسروں کے جتھوں کے نمبر ہیں۔

۹۔ اسرون کے اضافے سے

مساوات، مع امثلہ

ا سار = اسر۲ + اسر۱ = اسر۱ + اسر۲

چھابی چھپیڑی۔ نتھابی بھتپیڑی۔ چالی چکری چرکی (چرخی)۔ بڑا بکرا۔ منتلی (اُبکائی، مالش)۔ ملق۔ کچلا کلچا۔ چلتی چتکی۔ چلتا چتلا۔ بابا یاپلا۔ ڈھینگ دھاکڑ۔ چھوٹنا چلنا۔ چھوٹ چال۔ کھوٹ کور (کسر)۔ (رات) بھیگنا بیتنا۔ بھیس بان (وضع)۔ دان دھیج (دہیج۔ دہیز)۔ آپ بیتی آپ بھوگی۔ بتانا بھگتنا (گزارنا)۔ پنجیری پھنکیری[1]۔ ڈاک دھار (سلسلہ)۔ تھاپ تال۔ بھیڑنا بچنا۔ کور گوٹ۔ چوری چھپی۔ چرانا چھپانا۔ پھنیٹیا پاگ (پاگ۔ پگڑی)۔ پلک پھٹک۔ بٹوا بھروا۔ چھٹکنا چلکنا۔ جھگڑا اجکڑا (بھناؤ)۔ جاکھن جاکڑ۔ کھن کال کھٹکا کل کا۔

اسر۲ = اسر۱ + اسر

آٹا اردا (آرد) کاٹا کردا۔ گپڑ چوتھ گڑ بڑ چوتھ۔ پسانا برسانا۔ ماتا (نیند کا) مسلا۔ پٹا پاٹا پردا۔ ساجھا سا لڑا۔ بکنا برسنا۔ تکنا ترسنا ہریالی تلپھنا۔ جھونٹا جھنڈولا۔ رٹنا (گڑنا)۔ ٹاپنا ترسنا۔ لپ لپ لبڑ لبڑ۔ کھاکا (خاکا) کھال سا۔ کھانا کھسرا (خسرہ)

اسر۲ + اسر۲ = اسر۱ + اسر۱

کنجنی کنجری۔ کوٹ، گول (کھول۔ خول)۔ کھن کر (عادت)۔ بھان بل (مروڑ) پیٹ پھیر۔ جھوٹ جال۔ ٹھاٹھ ٹاٹ۔ پھلنا پکنا۔ کُٹی کھُولی۔ اُچھلنا اُچٹنا۔ کھلنا کاٹنا (ناگوار گزرنا)۔ دھاک ڈر۔ دھپ داب۔ دیس دھام۔ بھل پوت۔ پتی بسی (مختار۔ مالک شوہر)۔ اپجنا ابجنا (اگنا)۔ اکت اگار اگال۔ بندر باتون۔ کٹنا گلنا۔ جھٹ پٹانا جلبلانا۔

---

[1] زچہ کی ایک غذا۔

ب - سروں کے اضافے سے

(مساوات مع امثلہ)

اسر۱ = سر۱ + اسر۱ = سر۲ + اسر۲

پھاڑ پھانٹ - آگ آل آنچ - کاج کانچ (سوراخ) - ساجا سانچا (سالم) - راجا رانجھا -
ج[۱] بانچ[۲] دھاگا[۳] دُھوکا - چینی چوری (باریک دانوں کی شکر) - کنجا کانچا - گھیرنا گھوٹنا -
گھونٹنا) - بنج بند بانجھ - باچھ نیچ - رکھنا روکنا - بٹ بل - آگل آنکل - تاگنا ٹانکنا -
بل بانک - جہندی (مہندی)، مالتی (ملتی) مہکتی - بیاہ بیانت - آر آنٹ - بہی بندھی -
بیا (ایک پرندہ) باندھا (معمار) - پھینی پھیری - چھینی چھیدی - پھین پھول - ٹھنکنا نھرکنا -
ڈھوپ ڈھیر - سیدھا سادا - پینڈ پوٹ - نمٹنا بنٹنا - چوٹ چال - (فریب) - جوٹ جال -
بیت ریل (سلسلہ) - کیٹ کال (سیاہی) - جیت جاگ - بیٹ بیل (گانٹھ) - بھنی باجی -
ہنیا بجیا - گیت (ویدک گر) - رین رج (دھول) - گہن (گہین) برج بھاشا گاج (مصیبت) -
کار، گال (اتار، زوال، نشیب) - پھیتا (فیتا) پھاڑا (دھجی - پٹی) - جیت جل - سلاجیت (چٹانوں
کا ستاہواپانی) سارا جل، سلا جل - بتانا بلانا (گذارنا، غائب کرنا) - بات چیت بول چال -

اسر۱ + سر۱ = اسر۲ + سر۲

اردو کھاسا (خاصہ) راجستھانی کانسا (کھانا) - جیلی جھولی - چھری چیری - جال جھول -
لا بھولا - گلنا گھُلنا - ڈھلنا ڈلنا (ڈالا جانا) - بلوان پہلوان - بھوٹ (ایک پھل) پوٹ -
بھوٹ چوٹ (مار) - چھید چیر - کمھلانا کیلانا - کمھار کوپار (کوپ بنانے والا) - مارو (بینگن) -
ڈو - چور چھید (زخم کا سوراخ) - چوری چھندی (فریب) -

اسر۲ (= سر۱ + اسر۲) = سر۲ + اسر۱

ماٹ مانڈ - ماتا ماندا - ساجھی، پنجابی سانجی - سارڈھو، پنجابی سانڈو - بھاٹ بھانڈ[۴] -

---

[۱] بغیر - دکنی میں بولتے ہیں [۲] بچاؤ [۳] دم دھاگا [۴] بکھان کرنے والا -

کاٹ کور۔ پیٹو پوندر۔ آٹنا آندنا۔ اٹنا اندنا۔ وھاندلی دھاکڑی۔ گٹ گونتھ۔ گات گانٹھ۔ انگنا آپنا (قبول کرنا)۔ موم پھلی مونگ پھلی (موڑ پھلی)۔ گھنگچی گھومچی۔ گھنگنی گھومنی گھنگرو گھونگرو۔ گھومٹ گھونگٹ گھومٹ۔ چنری چندری۔ پنجابی بھان، برج بھاشا بھانج، ہریانی بھانگ (ریزگاری)۔ سنت سیل (ٹھنڈک)۔ کھن کھور (عادت)۔ مرکھنا مارکھورا (مارنے کا عادی)۔ کٹ کھنا کاٹ کھورا (کاٹنے کا عادی)۔ بات بول۔ چولھا چاندا۔ پھٹکی پھرکی[1] چھٹکنا چھرٹکنا۔ کونی (کہتی) کوری (کوریا نوک والی)۔ ہولی ہونی (رہون، جلانا سے)۔ چوم چوڑ (پانی) برج بھاشا چوماسا (برسات) چرڑاسا۔ گھوڑا گھوما۔ جھوٹ جھول۔ گھلنا گھٹنا۔ سینتنا سانگنا۔ گینٹ گانٹھ۔ بینت بانڈ بانس۔ چنٹ چور۔ بینٹ بونڈ بیج۔ بیٹا بیجا بوندا بیرا۔ ڈھومری (رکابی) ڈھوبری۔ گومرٹا گولرٹا۔ اردو بول، گجراتی بوم۔ تومنا توڑنا۔ لومڑی لوکھری۔ پونی پولی۔ سنجم سنجوگ۔ بونی (بُہنی۔ باونی) بیجی (تخم ریزی)۔ کورٹھ مغز۔ کورمغز (مغز سے خالی)۔ کل کوٹ۔ سنگھار سنوار۔ گاڑھا گہرا۔ کھٹکا کھول کا (کھولنے کا پرزہ)۔ کھٹ کا کھٹکا کھول کا۔ پٹوا پیروا (پیرونے والا)۔ بٹوا بوروا (بھرنے کا)۔ گھن گھور۔ پنجابی چن، اردو چاند۔ پنجابی رن (عورت)۔ اردو رانڈ۔ سنساد (دنیا) سانس سار (سانس لینے کی جگہ مقام حیات)۔ کانا کانسا۔ یان بانس۔ تان تانس۔ تاننا تانسنا ٹانگنا۔

دندانی نون بھی اسروں کے دوسرے جتھے میں ہونے کے باعث پہلے جتھے کے دو اسروں یا ایک غنہ اور ایک اسر کے برابر ہوتا ہے لیکن جب لفظ کے بیچ میں آجاتا ہے تو غنہ کے بعد آنے والے اسر یا اسر کے بعد میں جا پڑتا ہے چنانچہ اس کی مساواتیں یوں بنتی ہیں۔

ن + اسر ا = اسر + اسر

کنجی کانچی۔ منجن مانجھن۔ بنج بانجھ۔ بنجر بانجھر۔ ٹنڈا ٹوٹنا۔ ٹنڈی ٹوٹنی۔ بند باندھ (بشتہ)۔ بندا باندھا باندھا (قیدی غلام)۔ بندی باندھی بندھی (قیدی عورت)۔ پنڈا اپڑھا (پنڈھا)۔ اُردو کانٹا پنجابی کنڈا۔

---

[1] محاورہ پھٹکی کھانا۔

ن + اسر۱ = اسر۲ + اسر۱ + اسر۱

مندرا مندرا - مُندرا مُندرا + بندرا بوندلا - گنڈ اگنڈلا - گنڈ گانڈر - چندرا - چندرا - ٹنڈا ٹونڈلا -

ن + اسر۲ = سر۲ + اسر۲ + اسر۱

کندھا کاندھلا[1] - اندھا مرہٹی آندھلا برج بھاشا آندھرو

اسر۱ + سر۲ = اسر۲ + سر۱

پھاندی پولی (چھوٹا پولا) پھاندنا پارنا - پھندنا پڑنا (چھاپنا - اوپر لیٹ جانا) - (للدا) پھندا بڑا (پورا - بھرا) - کھوندنا کودنا - کھاندنا کالنا (نکالنا) - پڑنا پھیلنا - کھنڈ ناکرنا (کند ہوجانا) - ٹونا ٹھوکا (ٹھوکا) - جھال جوڑ - ڈیل (جسم) ڈھیر - بہلنا (بیلنا) بھولنا - بہلانا بُھلانا - کھوٹ (سنسکرت) کوٹ (نفاق) چیلا چھورا - کل گول - پوری پھیلی - گولا گھیرا - کل کھُول (خول) - چھوکرا چاکرا (ملازم) پھانسا پاسا سنسکرت پاشا - دیپ دھوپ -

---

[1] ضلع مظفر نگر (یوپی بھارت) کا ایک قصبہ - اردو کے مشہور شاعر احسان دانش کا مقامِ ولادت

تیسرا باب

اندراج و سقوط

کسی لفظ میں ایک حرف کا اضافہ اندراج اور کسی لفظ سے ایک حرف کا اخراج سقوط کہلاتا ہے۔ اردو کے کسی لفظ میں کوئی ایک حرف بڑھا کر یا پہلے سے موجود حرف خارج کر کے بھی نئے نئے لفظ ڈھالے جاتے ہیں۔ ایک لفظ میں ایک حرف کا اضافہ یا کسی دوسرے لفظ سے ایک حرف کا اخراج دراصل ایک ہی عمل کے دو رخ ہیں یعنی دو لفظوں میں ایک سے دوسرے کی طرف دیکھیے تو اس میں ایک حرف زیادہ نظر آئے گا اور جو دوسرے لفظ کی طرف سے پہلے لفظ کی جانب دیکھیے تو ایک حرف کم نظر آئے گا۔ اس لیے اس عمل کو اندراج یا سقوط کہنا چاہیئے۔ اس عمل میں معنی بدستور قائم رہتے ہیں یعنی ان میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

حروف صحیحہ کا اندراج دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) ہمزہ کا اندراج جسے لوگ غلطی سے حرف علت کا اندراج کہہ دیتے ہیں اور (۲) دوسرے جتھے کے حروف صحیحہ کا اندراج

۱۔ ہمزہ کا اندراج

اردو کے بعض الفاظ کی ابتدا میں ہمزہ یا الف مفتوحہ کا اضافہ ہو جاتا ہے لیکن معنی میں فرق نہیں آتا مثلاً:

ناج اناج (غلہ)۔ دھیلا ادھیلا (ایک پرانا سکہ جو نصف پیسے کے برابر ہوتا تھا) دھیلی ادھیلی (اٹھنی)۔ کھلنا اکھرنا (ناگوار گزرنا)۔ لوپ الوپ (غائب)، اردو تھا، دکنی اتھا۔ اردو ہے، سندھی آہے، دکنی آہے، راجستھانی چھے (ہے)، بنگالی آچھے۔ کڑا اکڑا (سخت)، کڑی اکڑی (سخت)۔

اردو کے حروف الف مفتوحہ یا الف ممدودہ کا اندراج حروف علت کی ابتدا میں بھی ہو جاتا ہے مثلاً :

آے = آئے

ہے ہے ہائے ہائے - بیجامہ پائجامہ - پیخانہ پائخانہ - انگریزی فائر، اردو فیر - انگریزی لائن، اردو لین - انگریزی ٹائم، اردو ٹیم - فارسی جائداد، اردو جیداد - فارسی سائبان اردو سیبان - فارسی آئنہ اردو اَینہ - رگ دید اَیتھم - اردو پیول دکنی پائے دل -

اَو = آو

بورا باورا - بچھونا بچھاونا - کھلونا کھلاونا - کسوٹی کساوٹی - گھنونا گھناونا - پچونی پچاونی -

او = ایو (کیونکہ آ کا تبادل اے سے ہو جاتا ہے جیسا کہ صوتی تبادل میں بتایا جا چکا ہے)

بوپار بیوپار - بوہار بیوہار - توہار تیوہار - بیورا بورا (حساب) - دوڑھ ڈیوڑھ (اضافہ) ڈوڑھی ڈیوڑھی (دروازہ) - نولا نیولا - نولی نیولی (رہیمانی) - دورانی دیورانی - تورانا تورانا -

۲ - دوسرے حروف صحیحہ کا اندراج

ابتدائی :-

(پ) لیتھن پلیتھن - لوٹنا پلٹنا - کھال پکھال - سچ پسیچ (نمی) - تھوریا پٹھوریا (بن بیاہی بھینس - پٹھیا)

(ت، ٹ) واہی تواہی - تیکن ٹکن - تیکنا ٹکنا - ٹپکا پکا (آم)

(ہ) ستی ہستی (طاقت - سکت) - لوری - ہلوری -

درمیانی :-

(پ) ٹیکا ٹپکا - گیلا گولا - چپڑاس چوڑاس - ڈپکنا ڈکنا - کوڑی کپرٹی - ہوکا ہپکا - لوٹنا پلٹنا پلیٹنا - اردو ڈرنا برج بھاشا ڈرپنا - جھکانا جھپکانا - جھکنا جھپکنا -

(ت) بتولا بولا (لفظ - کلام) - تشتری تشلی - نتر مار (توڑ - آتار) - ستینا سینا - بھگتنا بھوگنا - تتر بتر تربر - تتلی تلی (تلوں والی) اردو دیا پنجابی دِتّا - اردو بیالیس پنجابی بتالی - اردو چھیالیس پنجابی چھتالی - کمی کمّی - بڑھی بڑھتی -

(ٹ) مٹکنا مکنا (ہاتھی) - گول مٹول گول مول - لوکی لکی - لوٹ پنجابی لاٹ - موٹی مٹکنی (چھوٹی ٹکی) - پاٹلی پتر پالی پور -

(چ) بلّی بچلی (بے چین) - پچلنا بیلنا (دبانا) - ڈھیرا ڈھرا -

(ک) اکڑنا اڑنا (اینٹھنا) - جکڑنا جڑنا - چھوکرا چھورا - ٹیکرا ٹیلا - پھندنا پھدکنا - کودنا کدکنا - نمولی نمکولی - (پاؤں) پڑنا پکڑنا - سکت ست (طاقت) - بکرا برّا - ڈکرانا ڈرانا - مکلی (پہاڑیاں) ملی مری - مولی موری - چوڑا چکلا - بوٹی بکنی -

(م) سیمنٹ سیت - دھمک دھک (دھاک) گُھمر گُھمر گُھر گُھر -

(ن) جھلکا جھلنگا - تلگو تلنگو (دکھنی بھارت کی ایک دراوڑی زبان کا نام) - لڑنکا لڑاکا - پھڑنکا پھڑاکا - گنگور گاگر - کھڑی (بولی - اردو) کھنڈی - کھنڈ کھڈ - پنساری پساری - ٹکا ٹنکا (ایک قدیم سکّہ) - کالک کلنک - پتھ پنتھ (راستہ) - پنتھی پنتھی (راہگیر - مسافر) - کنٹھ سری کنٹھ سری (گلو بند) - کنکر یلا کنکر یلا - ڈگی ڈنگی - مدا مندا (سست) - گڑھت گڑھنت -

لٹت لٹنت - پنڈت خانہ پڑت خانہ (حوالات) - ڈالی ڈنڈی - جھالی جھنڈی - کھالی کھنڈ - چھل چھند - ڈھنگ ڈھب - رنگ راگ - جنتری جالی - انتر اور (فرق) - انگارا آ گارا - منترار (توڑ - اُتار) - اردو ٹھنڈا پنجابی ٹھڈّا - اردو پنکھا پنجابی پکّھا - اردو جڑ پنجابی جنڈ - اردو پھندا اکرانی پھڈّا -

آخری :-

(پ) جھاڑ جھوڑ جھڑپ (لڑائی) - توڑ ترپ - کڑکاڑ کڑپ دکلپ - سختی - کلف) -

(ت) سنگت سنگ - رنگ رنگت - انت آن (غیر - دوسرا) - سار سارت (سوارت - کامیاب) - مہنت مہان (بڑا) - بھڑنت بھڑان - بھگونت بھگوان - لڑنت لڑان - چلت پھرت چل پھر - برسات برسا (برکھا) - جگ جگت (دنیا) -

(ک) بال بالک (بچّا) - کال کالک (سیاہی) - ڈھال ڈھلک - بھڑیا بھاڑ بھڑک (گرمی) - کونٹ کُھٹک - مُوڑ مڑک -

(ن) چال چلن - گھوٹ (گھونٹ) گھٹن - بڑھ باڑھ بڑھن - چھیچ چھیچن -

چپل چپلن ۔ تپک تپکن ۔ لٹک لٹکن ۔

چونکہ دوسرے حصے کا ایک حرف صحیح پہلے حصے کے دو حرفوں کے برابر ہوتا ہے اس لیے پہلے حصے کے دو دو حروف کا ایک ساتھ اندراج یا سقوط ہوتا ہے ۔ مثالیں یہ ہیں :۔

بنگڑی بنگلی بالی ۔ اڑگڑا اڈّا ۔ چندرا ناچرا نا چلانا (فریب دینا) ۔ جنگلا جالا ۔ دُھندلا دھولا (دھول والا ۔ غبار آلود) ۔ ٹنگڑی ٹالی ترٹی (روک) ۔ بھنگڑا بھاگا (پنجاب کا ایک سفری رقص) ۔ انگڑائی اڑائی (اینڈائی) ۔ تھاتولا تھالا ۔ سنوارنا سارنا (درست کرنا) ۔ آلی (ہالی) اردلی ۔ گھونسلا گھاسا (گھاس کا) ۔ مولی مونسلی ۔ کنگلا کالا (کالی یعنی تحط کا مارا) کاگا (کوا) ۔

بعض الفاظ میں دوسرے حصے کا سُر "اوں" ساقط ہوجاتا ہے لیکن معنی میں فرق نہیں آتا ۔ چوکی چونکی (حفاظت) چوکس چونکس (ہوشیار) ۔ چوکسی چونکسی (نگہبانی) ۔ چوکنّا چونکنّا (ہوشیار) ۔ بکنا بونکنا ۔ لونڈ لاد ۔ گونڈ گود ۔ لونڈا لاڈا ۔ لونڈی لاڈی ۔ کھونڈی کھاڑی ۔ گونڈا گارا گرڑھا گڈھا ۔ جھونڈا جھالا جھاڑا ۔ جھونری جھالی ۔ جھونرا جھالا چونری چالی ۔ چکاچوند چونکا چوند ۔

اس طریقے سے نئے بننے والے لفظ کے معنی تو وہی رہتے ہیں البتہ اس کا وزن بدل جاتا ہے ۔

چوتھا باب

انضمام

اردو میں ہر الپ پران (ہلکا حرف) ایک آواز کی اور مہا پران (بھاری حرف) دو آوازوں کی نمائندگی کرتا ہے یعنی اپنی اپنی اصلیت اور ماہیت کے اعتبار سے ہر الپ پران اکہرا اور مہا پران دُہرا ہوتا ہے اس لیے ہر مہان پران دو الپ پرانوں کے برابر ہوتا ہے۔ یہ بات مندرجہ ذیل مساوات سے بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے۔

مہا پران = متقابل الپ پران + ہ یا اسرا (حرف صحیح) یا سر۲ (حرف علت)

ہماری زبان کا قاعدہ یہ ہے کہ کبھی کبھی دو الپ پرانوں کو ملا کر ایک مہا پران بنا دیتے ہیں۔ اس عمل کو انضمام کہتے ہیں۔ اس عمل کے ذریعے سے دو لفظوں کے دو الپ پران مل کر ایک مہا پران بن جاتے ہیں جس کے نتیجے میں ایک تیسرا لفظ وجود میں آجاتا ہے۔ لفظ سازی کا یہ بھی ایک مانا ہوا قاعدہ ہے۔ اردو میں انضمام کی بدولت حاصل ہونے والے الفاظ عام طور پر رائج ہیں اور بولے جا رہے ہیں لیکن لوگ اب ان کی اصلیت اور حقیقت سے بے خبر ہو چکے ہیں۔ نیچے کچھ ایسی مثالیں دی جا رہی ہیں جن میں ایک ایک الپ پران اور ہائے ہوز کو ملا کر مہا پران بنایا گیا ہے۔

(۱) ب + ہ = بھ

لفظ	+ تاکیدی لاحقہ ہی (ای)	= لفظ مرکب	اصلی روپ
سب +	″	= سبھی	(سبی)
کب +	″	= کبھی	(کبی)
تب +	″	= تبھی	(تبی)
جب +	″	= جبھی	(جبی)

(۲) ن + ہ = نھ

لفظ	+	غایتی لاحقہ ہیں (ایں بھی کو)	=	لفظ مرکب	اصلی روپ
اِن	+	″	=	اِنھیں	(اِنے)
اُن	+	″	=	اُنھیں	(اُنے)
کن	+	″	=	کنھیں	(کنے)
جن	+	″	=	جنھیں	(جنے)

(۳) ن + ہ = نھ

لفظ	+	لاحقہ جمع غیر فاعلی ہوں (اوں)	=	مرکب لفظ	اصلی روپ
اِن	+	″	=	اِنھوں	(اِنوں)
اُن	+	″	=	اُنھوں	(اُنوں)
جن	+	″	=	جنھوں	(جنوں)
کن	+	″	=	کنھوں	(کنوں)

(۴) ن + ہ = نھ

لفظ	+	تاکیدی لاحقہ ہیں (ای)	=	مرکب لفظ	اصلی روپ
اِن	+	″	=	اِنھیں	(اِنی)
اُن	+	″	=	اُنھیں	(اُنی)

(۵) م + ہ = مھ

لفظ	+	غایتی لاحقہ ہیں (ایں)	=	مرکب لفظ	اصلی روپ
تم	+	″	=	تمھیں	(تمے)

(۶) م + ہ = مھ

لفظ	+	تاکیدی لاحقہ ہیں (ایں)	=	مرکب لفظ	اصلی روپ
تم	+	″	=	تمھیں	(تمی)

مندرجہ بالا مثالوں میں ایک بات تو یہ ہے کہ لاحقے کی ہمزہ ہاے ہوز سے بدل گئی ہے کیونکہ

یہ دونوں حروف متبادل ہیں ۔ جیساکہ صوتی متبادل میں دکھایا جاچکا ہے ۔ ہائے ہوز کے انضمام سے ب ،م اور ن بھ ، مھ اور نھ بن گئے ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اردو میں م اور ن کے بعد آنے والے سرنگی بولے جاتے ہیں اور نون غنہ لفظ کے آخر میں پہنچ جاتا ہے اس لیے مھ اور نھ کے بعد اور لاحقے کے آخر میں غنہ کا اضافہ ہوگیا ہے ۔

یعنی اَے کا اَیں (ہیں) اور اِی کا اِیں (ہیں) بن گیا ہے البتہ جمع غیر فاعلی کا لاحقہ "اُوں" بدستور نکی ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے ۔

اس طریقے سے نئے بننے والے لفظ کے نہ معنی بدلتے ہیں نہ وزن میں فرق آتا ہے ۔

پانچواں باب

انشقاق

یہ قاعدہ پچھلے قاعدے انضمام کی بالکل ضد ہے یعنی انضمام میں دو الپ پرانوں کو ملا کر ایک مہاپران بناتے ہیں اور یوں ایک نیا لفظ وضع کر لیتے ہیں۔ انشقاق میں ایک مہاپران کو دو الپ پرانوں میں بانٹ دیتے ہیں اور اس کے نتیجے میں ایک نیا لفظ گھڑ لیتے ہیں پھر مہاپران کے متقابل الپ پران کے ساتھ دوسرے الپ پران لگا لگا کر نئے نئے لفظ وضع کرتے چلے جاتے ہیں اور اسی لحاظ سے ان کے معنی بھی بدلتے چلے جاتے ہیں۔ ذیل میں انشقاق کی کچھ مثالیں دی جا رہی ہیں جن میں ایک ایک مہاپران دو دو الپ پرانوں میں بٹ گیا ہے۔ اس لفظ کے بدلتے ہوئے مختلف بہرویوں کے مختلف معنی بھی ساتھ ساتھ لکھ دیے گئے ہیں یہ مہاپران اردو کے حروفِ تہجی کے مطابق ترتیب دیے گئے ہیں۔

بھر، بھار ۔ ۱۔ خارج، بہار، باہر، بدر ۔ ۲۔ آبادی، معمورہ، مسکن، باسر، باکھل، باکھر، باگڑ ۔ ۳۔ نقص بھید ۔ ۴۔ تخم، بیج، بیر ۔ بھارا، بھرا ۔ ۱۔ گراں گوش، بہرا پنجابی بوڑا ۔

۲۔ وزنی بورا ۔ بھرنا ۔ ۱۔ آباد کرنا ۔ معمور کرنا ۔ باسنا، باکھرنا، باگڑنا ۔ ۲۔ تجارت کرنا بنجانا ۔ ۳۔ نسل بڑھانا ۔ بنسانا ۔ بیجنا ۔ ۴۔ جوش دلانا ۔ بھپرانا، بھپارنا ۔ ۵۔ ڈبونا ۔ سننا، سانتا ۔ بوڑنا ۔ ۶۔ خراب کرنا یا ہونا ۔ بگڑنا یا بگاڑنا ۔

بھڑ، بھاڑ ۔ ۱۔ آگ یا جلن کی جگہ، گلخن ۔ بلاڑ (بل یعنی آگ سے) ۔ ۲۔ انتشار، پراگندگی ۔ خرابی بکھار، بگاڑ ۔ ۳۔ خاتمہ، انقطاع بلاڑ (بلانا بمعنی غائب ہونا سے) ۔ بڈار ۔

بھل، بھال ۔ ۱۔ خوب اچھا، بہال (بحال) ۔ ۲۔ عظیم ۔ بڑال ۔ ۳۔ ڈانڈا ۔ بانس ۔ بلنڈ ۔

۴۔ بادل ۔ بھلا ۔ بڑلا ۔ بڑا آدمی ۔ بھالا ۔ نیزہ ۔ بانڈا ۔ بھالو ۔ ۱۔ ریچھ بڑلو ۔ بھار و بھالی ۔

ا۔ سیر کرنے کی بیل گاڑی ۔ بہالی ۔ بہلی ۔ بھالنا ۔ سیر کرنا ۔ بہلنا ۔ بہالنا ۔ بھدا ۔ ا ۔ ناقص ۔ بدرا،
بھدوڑ ۔ ا ۔ ذلیل عورت بندوڑ ۔

پھر، پھاڑ ۔ ا ۔ جوئے کی بساط ۔ اونچا چبوترا جس پر سامان سجایا جائے ۔ پسار ۔ پنسار ۔
۲ ۔ اونچی جگہ ، پہاڑ ، پٹھار ، پتھاڑ ۔ ۳ ۔ چوپائے کی اگلی ٹانگ ۔ پیر ، پانو ۔ ۴ ۔ لمبی دھاپ ۔
پگڑ ، پکڑ ۔ پھاڑنا ۔ ا ۔ پھیلانا ، کھولنا ، پسارنا ۔ پھڑی ۔ پسلی پسری ۔ پھاڑی ۔ پگڑی پھل ،
1 معاوضہ ، حاصل ، پگار ۔

پھلانا ۔ ا ۔ پسرانا (دودھ کے لیے گائے بھینس کے تن سہلانا) ۔ پھولنا پسرنا ۔ پھوڑا ۔
پیپ بھری پھنسی ۔ پسوڑا ۔ بھیر ۔ پھیلاو ۔ پسار ۔ پھیرا ۔ چکر ۔ پہرا ۔ پھیرو ۔ پکھیرو ۔
تھا ۔ ا ۔ پیندا ۔ تلا ۔ تھل ا ۔ نشیب ۔ تلار ۔ تھال ۔ تگار ۔ تھالی ۔ تگاری ۔ تسلی (تشلی)
تستری (تشتری) ۔ تھلا ۔ تسلا ۔ تھکن ۔ ترکن ۔ تھکنا ۔ ترکنا ۔ تھلکا ۔ ا ۔ لرزش ، ہلچل ، تہلکا
ٹھر ۔ ا ۔ سردی ۔ تسار ، ٹھنڈ ۔ ٹھوکا ۔ ا چھیڑ ۔ ٹہکا ۔ ٹیس ۔ ا ۔ چوٹ ۔ تانس ۔
جھانی ۔ جلیبی ۔ جھابا ۔ جلیبا ۔ جھر جھار ۔ ا ۔ تیزی ، جگار ، جلار ، جھرنا ۔ ا ۔ چشمہ ۔
جلتارنا ۔ جلارنا (جل بمعنی پانی سے) جھرط ، جھاڑ ۔ ا ۔ گرفت ۔ پکڑ ۔ کھٹکا جبٹارٹ[2] ۔ جپھاڑ ۔
۲ ۔ بارش کے پانی کا سلسلہ ۔ جلتار ، جلار (جل بمعنی پانی سے) ۔ ۳ ۔ کیٹلا درخت ۔ جرطار ۔
جال جھنکاڑ ۔ ۴ ۔ روشنی کا آلہ ، جالہ ، جاگر (جل بمعنی آگ یا روشنی سے) ۔ جھڑی ۔ ا ۔ بارش
کے پانی کا سلسلہ ۔ جل دھاری ، جل دھری[3] ۔ جھل ، جھال ۔ ا ۔ غصہ ۔ جلال ۔ ۲ ۔ پرانا اونچا
جرٹیلا درخت ، جرڑال ، جنڈال ، جنگال ۔ ۳ ۔ الجھن الجھاؤ ۔ جنجال ۔ ۴ ۔ جرٹائی ۔ جوڑ جرڑال ۔
جھیرا ۔ ا ۔ جالی ۔ جلیرا (جال سے) ۔ جھیل ا ۔ پانی کا ذخیرہ ۔ بڑا تالاب ۔ جلاک ، جلوک ۔
چھر ، چھاڑ ۔ ا ۔ ریزہ ۔ چیتھاڑ ، چیاڑ

چھل ۔ ا ۔ فریب کاری چلال (چال بمعنی فریب سے) ۔ ۲ ۔ پانی چلال (چل بمعنی بہاؤ یا حرکت
سے) ۔ چھال ۔ ا ۔ اونچی کود ۔ چرال چرھال ۔ چھیڑا ۔ ا ۔ گھوڑے کا بچہ ۔ بچھو نگوڑا ۔

---

[1] اسی سے جبڑا بنا ہے ۔ [2] پنجابی جپھی کا رشتے دار ۔ [3] جل دھر بادل کو کہتے ہیں ۔

دھر۔ دھار۔۱۔ باڑھ۔ دسار۔ ڈسار۔ درار۔ ڈور۔ دھرنا۔۱۔ رکھنا۔ ڈالنا۔
بڑنا۔ ڈلارنا۔ دھڑ۔ تن، جسم۔ ڈیل، دھاڑ۔۱۔ دوڑ۔ ڈگار۔۲۔ بڑی گنجیلی چیخ۔ دہاڑ،
کرار۔ ڈرار۔

ڈھر۔۱۔ راستا۔ ڈگر۔ ڈھرا۔ راست۔ طریقہ۔ ڈگرا، دگرا، ڈھانا۔۱۔ گرانا۔
گانا۔ ڈھیر۔ ذخیرہ۔ ڈلار، ڈلاؤ۔ ڈھل ڈھال۔۱۔ سپر۔ روک۔ ڈانڈ۔ ڈسال۔ ڈانڈ۔
ننطل۔۲۔ رُرک۔ ڈِگال۔ ڈھلنا۔۱۔ روکنا۔ ڈِگلنا۔

کھر۔ کھار۔۱۔ نونا۔ شورکلّر، کھار۔۲۔ ناگواری۔ کڑار۔۲۔ کمی، نقص، کسر، کور۔
۴۔ نوک۔ کگر (خار)۔۵۔ سیاہی۔ کاجل، کالر۔۶۔ دریا کا کٹا ہوا کنارا۔ کچھار، کرار، کڑاڑ۔
کھرا۔۱۔ سخت۔ کرّا۔ کرارا۔ کرڑلا۔۲۔ صاف۔ خالی، کورا۔۳۔ کالا، کجرا، کالرا۔ کرّی۔
سخت کڑی کرڑی۔ کراری۔۲۔ کچھاری، کھالی، کوری۔ کھریا۔ ایک چکنی مٹی جس میں سوکھنے پر
دراریں پڑجاتی ہیں۔ کھڑیا۔

کھڑ۔۱۔ کان سے نکلا ہوا ناصاف شدہ قیمتی پتھروں کا ڈھیر۔ کباڑ۔۲۔ کڑاڈ۔ کچھار، کرار۔
کھنڈ۔ کھڑا۔۱۔ سخت، کھرا، کنگرڑا، کھڑی۔۱۔ ایک بولی۔ اردو۔ کھنڈی۔ کچاری۔ کڑاڑی۔
کھڑیا۔ کھریا۔ کھڈیا۔ کچھاریا۔ کرادیا۔

کھل۔۱۔ سرسوں کا تیل نکلا پھوک۔ کھنڈ۔ کھال۔۱۔ چمڑا۔ کسال۔۲۔ سخت۔ ناگوار۔ کڑال۔
کنگال۔ کٹھال۔ کھلنا۔۱۔ ناگوار گزرنا۔ کٹھلنا۔ کڑلنا۔ کھالی۔ (خالی)۔ کھری۔ کوری۔ کھیل۔ کُلیل۔
گھر۔۱۔ مکان۔ گرہ۔ سنسکرت گرِہ۔۲۔ بوجھ گٹھر۔۳۔ گول۔ گرار۔ گھری۔۱۔ پھیر۔
گٹھری۔ گراری۔ گھیری ۔ گراری۔۲۔ خراب کی ہوئی جیسے لونڈوں گھری۔ گبڑی۔ گھیرا۔۱۔ سنار کی کٹھالی
کلر یا (گلانے سے) گیرا۔ گرارا۔ گولا۔

گھڑ۔۱۔ گھر۔ گڈھ۔۲۔ برتن۔ گول۔ گاگر۔۳۔ گھنٹے کی آواز گجر۔
گجڑی۔۱۔ ساعت۔ گجری۔۱۔ برتن گگری۔ گھری۔ گھڑیا۔۱۔ مٹی کا گھڑا۔ برتن گگریا۔ گھڑنا۔ بنانا۔ گڑھنا۔
گبڑنا۔ گھڑیال۔۱۔ بڑی گھڑی گجریال۔۲۔ مگرمچھ گولیال۔ گھڑیال۔ گھوڑا۔ ایک سواری کا جانور۔ گڈولا۔ گھوڑی۔ گڈولی۔
اس طریقے سے نئے ڈھلنے والے لفظوں کے معانی اور اوزان بدل جاتے ہیں۔

چھٹا باب

تقلیب و توازن

۱ ۔ تقلیب

اس قاعدے کی رو سے ایک لفظ کی دو اگلی پچھلی آوازیں باہم جگہ بدل لیتی ہیں لیکن معنی قائم رہتے ہیں یعنی اس عمل سے دو بہروپ بن جاتے ہیں۔ جن میں ایک لفظ نیا وجود میں آجاتا ہے ۔ اردو میں ایسے بہت سے دو دو لفظ بھی بولے جاتے ہیں جن میں سے ایک دوسرے کا مقلوب ہوتا ہے۔ اس عمل کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱ ۔ پہلی آواز + دوسری آواز = دوسری آواز + پہلی آواز ۔ مثالیں یہ ہیں:

رس سار ۔ (عرق ۔ نچوڑ) ۔ لگنا گلنا ۔ لکھنؤ نکھلؤ ۔ پاتھنا تھاپنا ۔ کور روک ۔ چخلا غچلا ۔ چکری چرکی ۔ چلتی چتری (چالاک عورت) ۔ نام مان (عزت) اسکاتا اکسانا (بڑھانا ۔ اشتعال دلانا) ۔ متلی ملتی (مالش ۔ ابکائی) ۔ گونچنا چونگنا ۔ چخلا غچلا ۔ دونکنا، کوندنا ۔ ڈالنا لادنا ۔ ڈوبنا بوڑنا ۔ کون نوک ۔ کھار راکھ ۔ ٹوپ پوٹ ۔ ٹانکا کانٹا ۔ سانگنا گانسنا (جوڑنا) ۔ ٹیکن پٹکن (پٹخن) ۔ تیکنا پتکنا (پٹکنا ۔ پٹخنا) ۔ انگریزی ڈیسک اور عوام ڈیکس ۔ جاپانی رکشا، اردو عوام رشکا ۔ اردو رال، برج بھاشا لار ۔ اردو کیچڑ، پنجابی چکڑ ۔ اردو بدلا، برج بھاشا بلدو (واپسی) ۔ اردو نار، پنجابی رن (عورت) ۔ اردو ڈونٹھ، پنجابی ٹھڈ (نوک) ۔ اردو مجاز، مزاج ۔ جوزہ، زوجہ ۔ لعنت نعلت ۔ ٹال لاٹ (بلندی) ۔ ٹیپ پیٹ (مار ۔ ضرب) ۔ اسی قاعدے کی رو سے برج کے علاقے میں یہاں کو ہیاں اور وہاں کو ہواں بولتے ہیں ۔

۲ ۔ ایک ہی لفظ کی دو اگلی پچھلی آوازیں ہلکی سے بھاری اور بھاری سے ہلکی ہو کر باہم جگہ بدل لیتی ہیں جیسے کھانپ پھانک ۔ ٹھونکنا کھونٹنا ۔ پھیک (پھینک) کھیپ ۔ اردو گڑھل،

پنجابی گُھمڑ - جُھکنا کُھبنا۔
اس طریقے سے نہ لفظ کے معنی بدلتے ہیں، نہ اس کے وزن ہی میں فرق آتا ہے۔

ب - توازن

جب کسی لفظ کے دو ارکان یا کسی ایک ہی رکن کے دونوں سروں پر دو مہاپران ہوں تو دونوں کو الپ پرانوں سے بدل کر بہروپ بنالیتے ہیں اور اگر دونوں الپ پران ہوں تو ان دونوں ہی کو مہاپرانوں سے بدل لیتے ہیں جیسے ٹاٹ = ٹھاٹھ، ٹھینٹھی = ٹینٹی، ٹھیٹھ = ٹیٹ (ٹیٹ) پھیپھڑا = پاپڑا، پینپڑا وغیرہ اور جو ایک مہاپران اور دوسرا الپ پران ہو تو پہلے کو الپ پران اور دوسرے کو مہاپران سے بدل کر بہروپ بناتے ہیں۔ اسے توازن کہتے ہیں جس کی رو سے دو ارکان کو ایک ہی رکن کے دونوں سروں کو ہلکا بھاری بنا کر ان کو متوازن کر لیتے ہیں اور اس قاعدے سے بھی معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ بدستور قائم رہتے ہیں۔ الفاظ سازی کا یہ قاعدہ اردو زبان کے مزاج سے بہت میل کھاتا ہے جس میں توازن اور صوتی آہنگ بدرجہ اتم ملتا ہے البتہ اس میں خیال صرف ایک بات کا رکھا جاتا ہے کہ الفاظ مشدد نہ ہوں کیونکہ تشدید سے ان کی معنویت میں بل آسکتا ہے۔

اس عمل کی بدولت حاصل ہونے والے بہروپوں کی کچھ اور مثالیں نیچے درج کی جاتی ہیں۔
بگھار بھگار۔ بکھیرا بھگیرا۔ بھوک بوکھ۔ بھار باڑھ۔ بھرنا بڑھنا۔ پوکھ پھوک (پُھک)۔
پھانک پانکھ۔ پنکھا پھنکا۔ جھوک جوکھ۔ جھوٹ جوٹھ۔ دھوکا دوکھا۔ دھاڑیں ڈاڑھیں۔
ڈھٹ بندی ڈٹھ بندی۔ کھوپڑی کپھلی۔ کوکھ کھوک۔ کھاٹ کاٹھ۔ کندھا کھندا۔ کاڑھنا کھاڑنا (کھالنا)۔ کھولیا (تولیا) کُلھیا۔ کوٹھو کھولو (غولو)۔ کاٹھی (کوٹی) کھاٹی۔ گھر سنسکرت گرہ گرٹھ۔ گھڑنا گرڈھنا۔ گھونٹ گونٹھ گانٹھ۔ گرڈھل گلھڑ۔ گھٹا (گھرے بادل) گٹھا۔ گبھیر گھمبیر۔ بوجھ بھوج۔ دوبھر دھوبر۔ چولھا چھولا۔ دولھا دھولا۔ کولھا کھولا۔ بوڑھا بھوڑا وغیرہ۔
اسی قاعدے سے جس نے ایک رجحان کی صورت اختیار کرلی ہے اردو کے لفظ اندھیرا کو پنجابی میں ہنذیرا بولتے ہیں۔ اس قاعدے سے لفظ کے وزن و معنی میں کوئی فرق نہیں آتا۔

ساتواں باب

تشدید

الفاظ سازی کا ایک اور قاعدہ تشدید ہے۔ لفظ کے کسی ایک اسر کو دو بار بولنا تشدید کہلاتا ہے اور جو اسر (حرف صحیح) دو بار بولا جاتا ہے اسے مشدد کہتے ہیں۔ تحریر میں پہچان کے لیے مشدد حروف پر علامت تشدید لگا دیتے ہیں جو کنگھی سے مشابہ تین دندانے والی (ّ) ہوتی ہے تاکہ پڑھنے والا اس کا صحیح تلفظ کر سکے۔ تشدید اور بھی کئی زبانوں میں پائی جاتی ہے لیکن اردو زبان میں اس کے کچھ مخصوص اصول مقرر ہیں۔

مشدد حرف کی تشدید دور کرنے کے عمل کو تسہیل کہتے ہیں جس کے نتیجے میں مشدد حرف کو صرف ایک بار بولتے ہیں لیکن دونوں صورتوں میں یعنی چاہے مشدد حرف کو سہل بنایا جائے چاہے سہل کو مشدد نئے بننے والے لفظ کے نہ معنی بدلتے ہیں نہ اس کے وزن میں ہی کوئی فرق آتا ہے۔ نیچے دونوں صورتوں کی مثالیں دی جاتی ہیں

تسہیل	تشدید
پا + تھر (فعلن)	پتھّر = پت + تھر (فعلن)
سال + چا (فعلن)	سچّا = سچ + چا (فعلن)

مندرجہ بالا مثالوں میں دونوں الفاظ کی دو دو شکلیں صرف ایک ہی وزن رکھتی ہیں اور ان کے معنی بھی ایک ہی رہتے ہیں البتہ تشدید اور تسہیل دونوں کے کچھ قاعدے ہیں جو نیچے درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ کسی حرف کو مشدد کرنے سے پہلے اس کے ماقبل سر (صوت علت) کو مختصر کر دیتے ہیں اور تسہیل کے عمل میں سُر کو اس کی ابتدائی طویل صورت میں بولنے لگتے ہیں چنانچہ مندرجہ بالا

مثال میں پتھر اور پاتھر ایک ہی لفظ کے دو روپ ہیں۔ اس کے مشدد روپ میں "تھ" سے پہلے پ پر جو زبر تھا وہ تسہیلی روپ میں طویل ہو کر الف بن گیا۔ اسی طرح سچا اور سانچا بھی ایک ہی لفظ کے دو روپ ہیں اس کے مشدد روپ میں "چ" سے پہلے س پر جو زبر تھا وہ تسہیلی روپ میں طویل ہو کر "آں" بن گیا۔ اسی اصول سے ہم غیر زبانوں کے الفاظ کو بھی مشدد بنا لیتے ہیں چنانچہ چادر = چدّر ۔ دالان = دلاّن ۔ برابر = بربّر

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اردو زبان میں تشدید سے پہلے کا سر مختصر ہو جاتا ہے یعنی طویل سر کے بعد تشدید نہیں بولی جاتی جب کہ اردو ہی کی دوسری پڑوسی بولیوں میں لوٹا کو لوٹّا اور روٹی کو روٹّی بولنے کا چلن ملتا ہے۔

۲۔ پہلے جتھے کے مشدد اسروں (اصوات صحیحہ) سے پہلے آتے والا زبر عمل تسہیل میں سادہ "آ" ہو جاتا ہے جب کہ دوسرے جتھے کے مشدد اسروں (اصوات صحیحہ) سے پہلے آنے والا زبر عمل تسہیل میں "نکی آ" (یعنی آں) ہوتا ہے۔ اس کی مثالیں یہ ہیں:

کٹھّا = کاٹھا ، اٹھّا = آٹھا ، لڈّو = لادو ، بھگّا = بھاگا ، مکھّی = ماکھی

کچّا = کانچا ، اٹّا = آنٹا ، بٹّا = بانٹا ، پھکڑّ = پھانکڑ

۳۔ پہلے جتھے کی مشدد آوازوں سے پہلے آنے والا زیر عمل تسہیل میں "اِے" (ءِ) اور دوسرے جتھے کی مشدد آوازوں سے پہلے آتے والا زیر عمل تسہیل میں "ای" (ءٖ) ہوتا ہے جیسے

مِسّی = میسی (مے سی) لکھّا = لیکھا (لے کھا)

سِپّی = سیپی (سی پی) بھکّو = بھیکو (بھی کو)

۴۔ پہلے جتھے کی مشدد آوازوں سے پہلے آنے والا پیش عمل تسہیل میں "اُو" (ءُ) اور دوسرے جتھے کی مشدد آوازوں سے پہلے آتے والا پیش عمل تسہیل میں "اوٗ" (ءٗ) ہوتا ہے جیسے

گُلاّ = گوُلا (گ ُ لا)، مُٹھّا = موُٹھا (مونٹھا)

ٹُکّا = ٹوکا (ٹ ُ کا)، لُکّا (لُقّا) = لوکا (ل ُ کا)، کُکڑّ = کوکڑ (ک ُ ک ڑ)،

حُکّا (حُقّہ) = ہُوکا (ہ ُ کا)

اردو میں مشدد الفاظ بنانے کے قاعدے اوپر درج کر دیے ہیں لیکن لفظ سازی کے
اس قاعدے میں اعتدال سے کام لیا گیا ہے جب کہ دوسری پڑوسی زبانوں میں سے بعض میں اس کا
چلن زیادہ ہے اور بعض میں کم مثلاً پنجابی میں تشدید زیادہ ہے اور برج بھاشا میں
بیشتر تسہیل کی جانب رجحان ہے۔

آٹھواں باب

فعل سے متعلق طریقے

مندرجہ ذیل تین طریقے فعل سے متعلق ہیں۔ ان سے اردو فعل کا طور بدل جاتا ہے یعنی طور معروف سے طور میانہ اور طور میانہ سے طور معروف بن جاتا ہے۔ اس قاعدے سے لفظ کے معنی تو قائم رہتے ہیں لیکن اس کی گرامری حیثیت میں فرق آجاتا ہے۔

۱۔ سُر سکڑائی

الفاظ سازی کا یہ وہ طریقہ ہے جس میں کسی لفظ کا سُر گھٹا بڑھا کر ایک نیا لفظ تیار کیا جاتا ہے۔ اس سے لفظ کے ابتدائی وزن میں فرق آجاتا ہے اور اگرچہ اس کے لغوی معنی نہیں بدلتے لیکن اس کا گرامری منصب مختلف ہوجاتا ہے جیسے پھیرنا (طور معروف)، کے درمیانی سُر اے کے مختصر روپ زیر سے ایک اور لفظ پھرنا بنا لیا گیا۔ اس سے نہ صرف پہلے لفظ کا وزن ہی مختلف ہوگیا بلکہ اس کی گرامری حیثیت بھی بدل گئی چونکہ پھیرنا اردو فعل کا طور معروف ہے اور پھرنا طور میانہ۔ اس کی چند اور مثالیں یہ ہیں:۔

طورمعروف	طورمیانہ	طورمعروف	طورمیانہ	طورمعروف	طورمیانہ
نکالنا	نکلنا				
مارنا	مرنا	گاڑنا	گڑنا	گھیرنا	گھرنا
جھاڑنا	جھڑنا	ڈھالنا	ڈھلنا	بھیڑنا	بھڑنا
ڈالنا	ڈلنا	پھانسنا	پھنسنا	چھیڑنا	چھڑنا
اجالنا	اجلنا				

طورمعروف	طورمیانہ	طورمعروف	طورمیانہ	طورمعروف	طورمیانہ
پھیرنا	چرنا	ٹھونکنا	ٹھکنا	موڑنا	مڑنا
پیٹنا	پٹنا				
روکنا	رکنا	تولنا	تلنا	کھولنا	کھلنا
سنبھالنا	سنبھلنا				
جوتنا	جتنا	گھونٹنا	گھٹنا	پھونکنا	پھکنا
سینچنا	سنچنا	کھینچنا	کھچنا	بھینچنا	بھچنا
ہارنا	ہرنا				

ب ۔ سُر سختی

اردو میں سروں کے ایسے جوڑے بولے جاتے ہیں جن میں کا ایک سُر کومل (نرم) اور دوسرا تیور (سخت) ہوتا ہے یعنی اِے اور اِی یا اُو اور اَو اور یہ کومل اور تیور سر سروں کے دو الگ الگ حصوں سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ اے اور اَو پہلے حصے میں اور ای اور اُو دوسرے حصے میں شامل ہیں ۔

اس قاعدے کی رو سے ہم کسی لفظ کا کومل سُر (اِے) اس کے تیور سُر (ای) سے بدل کر لفظ بنا لیتے ہیں تو دونوں لفظوں کے معنی تو نہیں بدلتے اور نہ ان کے وزن ہی میں فرق آتا ہے البتہ ان کی گرامری حیثیتیں مختلف ہو جاتی ہیں یعنی جب دیکھنا (دے کھنا بمعنی نظر کرنا) کے کومل سُر (اے) کو تیور سر (ای) سے بدل کر دیکھنا (دی کھنا بمعنی نظر آنا) بنایا تو دونوں کے طور بدل گئے کیونکہ فعل دیکھنا (دے کھنا) کا طور معروف اور فعل دیکھنا (دی کھنا) کا طور میانہ ہے اس کی دوسری مثالیں یہ ہیں :-

طورمعروف	طورمیانہ	طورمعروف	طورمیانہ	طورمعروف	طورمیانہ
توڑنا	ٹوٹنا	چھوڑنا	چُھٹنا یا چھوٹنا	بھوڑنا	بھوٹنا
ڈُوبنا	ڈُوبنا	بُوڑنا	بُوڑنا	سُوجنا	سُوجھنا

ج - سُر بدلی

بعض الفاظ میں زیر کو زبر اور زبر کو زیر سے بدل دینے سے طور معروف کا طور میانہ بن جاتا ہے - اس کی مثالیں یہ ہیں :-

طورمعروف	طورمیانہ	طورمعروف	طورمیانہ	طورمعروف	طورمیانہ
گھَسیٹنا	گِھسٹنا	بَکھیرنا	بِکھرنا	لَتھیڑنا	لِتھڑنا
لَپیٹنا	لِپٹنا	نَبیڑنا	نِبڑنا	سَمیٹنا	سِمٹنا
چَپیکنا	چِپکنا	ڈَھکیلنا	ڈِھکلنا	اُچیلنا	اُچلنا
اُدھیڑنا	. اُدھڑنا	اُکھیڑنا	اُکھڑنا	گُھسیڑنا	گھُسڑنا
سُکیڑنا	سُکڑنا				

اصول نمبر ۲۔ اتصال (مرکبات)

نواں باب

جزوبندی

مادے پر لگوے جوڑ جوڑ کر نئے لفظ بنانے کو جزوبندی کہتے ہیں۔ لگووں کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) اگ لگوا (سابقہ) - یہ لگوا مادے کی ابتدا میں جوڑا جاتا ہے جیسے اٹل (= ا + ٹل بمعنی نہ ٹلنے والا، مستقل، ثابت قدم)، کڈھب (= کو + ڈھب بمعنی بُرے ڈھب کا یعنی مشکل)، انجان (= ان + جان بمعنی ناواقف) وغیرہ - اردو زبان میں اگ لگووں کی تعداد دس بارہ کے قریب ہے مثلاً:-

ہمزہ سے بننے والے:-

اَ (نہیں کے معنوں میں جیسے اچل (ساکن) - امر (لافانی) - اچیت (بے ہوش - بے خبر) - ادھر (معلق) - اپار (بے کراں - بے حد) - اکھنڈ (پورا - سالم) - الکھ (غیر مرئی) - الگ (جدا) وغیرہ

اُ (ضد، خلاف اور الٹے کے معنوں میں) جیسے اسرنا (پیدا یا شروع ہونا) - اترنا (نیچے آنا - اگلنا (سوراخ سے اوپر آنا)، اپڑنا (ابھرنا - نمایاں ہونا) وغیرہ -

اَو (خرابی کے معنوں میں) جیسے اوگھڑ - اوگھٹ -

اَن (بغیر کے معنوں میں) جیسے ان دیکھا - ان سنی - ان ہونی - ان مل - ان جان -

دوسرے اسروں (حروف صحیحہ) سے بننے والے:-

ب (ضد اور خرابی کے معنوں میں) جیسے بدرنا، بدرانا، بسرنا، بسرانا وغیرہ

بن یا بنا (بغیر کے معنوں میں) جیسے بن بلائے - بن دیکھے - بن بیاہا - بن کہے - بنا بات - بنا کہے وغیرہ -

پَر (غیر کے معنوں میں) جیسے پردیس - پر گھر - پرلوک (عقبیٰ) - پربس - پرایا - پرائی وغیرہ -

کُ (خرابی کے معنوں میں) جیسے کڈھب (بُرے ڈھب کا) - کُٹھور (بے موقع - غلط مقام پر) گُلچھّا (بُرے لچھن والا) کتورا (بُری نظر رکھنے والا) - کریت (بُری رسم) کدری (بے قدری - در بمعنی قدر سے) وغیرہ -

نِ (نی کا چھوٹا روپ - بغیر کے معنوں میں) جیسے نڈر - نلج (بے شرم)، نکما - نمو ہا - نموہی - نہتا - نگنا (احسان فراموش) - نبل (کمزور)، نسک (بے طاقت) وغیرہ -

نِ (نے کا چھوٹا روپ - بالکل یا پورا پورا کے معنوں میں) جیسے نچڑنا (بالکل چڑ جانا) نکلنا - نکلنا - نکھرنا - نبڑنا - نکھدر - نڈھال وغیرہ -

(ب) بیچ لگوا (وسطانیہ) یہ دو آزاد لفظوں کے درمیان میں آتا ہے جیسے

آ (لگاتار کے معنوں میں) جیسے چلا چل - مارا مار - جھکا جھک - تڑا تڑ وغیرہ

اَوں (زور جتانے کے لیے) جیسے راتوں رات - ہاتھوں ہاتھ - کانوں کان - ناکوں ناک وغیرہ

اَم (شدت وکثرت کے معنوں میں) جیسے گتھم گتھا - لٹھم لٹھا - بھاگم بھاگ وغیرہ -

بِ (مختلف یا اَور کے معنوں میں) جیسے رات برات - رنگ برنگ - دیس بدیس - چل بچل - باد بباد (تکرار - جھگڑا)

یا پھر مادے اور پچھ لگوے کے بیچ میں آتا ہے جیسے

ءُ (واو مجہول کی شکل میں بولا جاتا ہے) جیسے پھوار، پھوارا، جوار جواری وغیرہ

ءِ (یائے مجہول کی شکل میں بولا جاتا ہے) جیسے بھیٹیارا (بھٹ + ءِ + آرا) - اجیالا (اج + ءِ + آلا) - اردو چلا، پنجابی چلیا (چل + ءِ + ء) اردو لانا اور لیانا ـــ اردو لات سے امرلیتا (لت + ءِ + آم) وغیرہ

(ج) پچھ لگوا (لاحقہ) - یہ مادے کے آخر میں جوڑا جاتا ہے جیسے گھوڑا (= گھوڑ + ا) گھوڑی (= گھوڑ + ای) لکڑ ہارا (= لکڑ + ہارا) وغیرہ -

چونکہ اردو میں پچھ لگووں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لیے یہاں ان سب کا بیان غیر ضروری اور طوالت کا باعث ہوگا - لگووں کی تفصیل کے لیے دیکھیے میری کتاب "اردو کا روپ" صفحہ ۲۸۹ تا صفحہ ۳۱۱ -

مادے پر نئے نئے لفظ بنانے کے لیے جو دوسری قسم کے الفاظ جوڑے جاتے ہیں ان کو جوڑنے کی دو شکلیں ہوتی ہیں یعنی مادے پر لاحقے لگانے یا ایک آزاد لفظ پر دوسرے آزاد لفظ کا اضافہ کرنے کے دو طریقے ہیں :- ا - ادغام اور ب - جمع

و - ادغام

جب کسی آزاد لفظ میں کوئی لاحقہ جوڑا جاتا ہے یا دو آزاد لفظوں کو جوڑ کر مرکب بناتے ہیں تو ان کی آوازوں میں کچھ تبدیلیاں ہو جاتی ہیں - اس عمل کو سنسکرت میں سندھی، عربی میں ادغام اور اردو میں جوڑ کہتے ہیں - اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں - داخلی ادغام جو ایک آزاد لفظ اور لاحقے میں ہوتا ہے - خارجی ادغام جو دو آزاد لفظوں میں ہوتا ہے -

ادغام مادوں اور معلول الاول لاحقوں میں ہوتا ہے جس سے مادے کا آخری اور لاحقے کا ابتدائی حرف متاثر اور متغیر ہوتا ہے -

جمع کا عمل مادوں اور صحیح الاول لاحقوں اور خاتموں وغیرہ میں ہوتا ہے - اس سے کسی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی -

ادغام کا پہلا اصول یہ ہے کہ جزو اول کا آخری حرف جزو دوم کی ابتدائی ہمزہ کو خارج کر کے اس کی جگہ لے لیتا ہے اور اس ہمزہ کا حرف علت جوں کا توں قبول کر لیتا ہے شلاً چل + آ = چلا، کال + آ = کالا - مجھ + اے (غایتی لاحقہ) = مجھے - اس + ای (ہی) = اسی - اٹاوہ[1] = اٹ (اینٹ) + اوا (بھٹا - پزاوہ) یعنی اینٹوں کا بھٹا -

دوسرا اصول یہ ہے کہ جزو اول کے آخری حرف صحیح اور جزو دوم کے "آ" کے بیچ میں ایک وسطانیے کا اضافہ ہو جاتا ہے اور پھر الف مکسورہ اور الف ممدودہ دونوں مل کر "ایا" کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جیسے گھاس سے گھسیارا (گھس یعنی گھاس + ءِ + آرا) - لات سے لتیانا، لٹھ سے لٹھیانا - کس سے کسیانا اور الف مکسورہ اور الف مضموم مل کر "اُوا" کا روپ دھار لیتے ہیں جیسے کل (کال) سے کلوا (= کل + اوُ + آ) - نتھ (ناتھ) سے نتھوا (= نتھ + اوا) - گل (گلا) سے گلوا (= گل + او + آ) وغیرہ

تیسرا اصول یہ ہے کہ جزو اول کا آخری طویل حرف علت مختصر ہو جاتا ہے - جیسے

---

[1] یوپی (بھارت) کے ایک مشہور شہر کا نام

اگرئی[1] = آگرا+ای - چمپئی = چمپا+ ای - سروئی = سردا+ای - بنفشئی = بنفشہ+ ای -
بمبئی = بمبا+ ای - ہنڈی (ہندوی) = ہندو +ای -

چوتھا اصول یہ ہے کہ جزو ثانی کا ابتدائی مختصر حرف علت طویل ہوجاتا ہے جیسے ان+اٹھا (نذر کیا ہوا - محفوظ) = انوٹھا (جو نذر نہیں کیا گیا) - کرامات = کر (کام) + امات (جسے مات نہ ہوسکے) یعنی ناقابل شکست کام - اٹھاسی = آٹھ+ اسّی یعنی، آٹھ اور اسّی - تراسی = تر (تین) + اسّی یعنی تین اور اسّی -

ب - جمع

جمع کا قاعدہ یہ ہے کہ صحیح الاول لاحقوں کو مادوں پر جوں کا توں چپکا دیتے ہیں جیسے
کھاتا = کھا+تا - پانا = پا+نا - گھر والا = گھر+والا وغیرہ

---

[1] عہد شاہجہانی کی ایک پلٹن جو آگرے کے باشندوں پر مشتمل تھی۔

دسواں باب

مرکب الفاظ کے قاعدے

و۔ تکرار

مرکب الفاظ بنانے کا ایک قاعدہ تکرار کا ہے چنانچہ بعض الفاظ اکہرے مادے کو دہرا کر بھی بنائے جاتے ہیں جیسے جھر جھرا۔ جھُر جھُری۔ بھُر بھُری۔ کپکپی۔ گُلگُلا۔ کھٹکھٹا۔ بُلبُلا۔ سِر سِرا۔ کِر کِرا۔ پِلپِلا۔ مُرمُرا۔ لِجلِجا۔ چلاچلاو۔ رکھ رکھاو وغیرہ۔

اسی طرح بعض مصادر (اسمائے فعل) بھی ایسے ہیں جن میں ایک ہی مادہ دہرایا جاتا ہے اور جو بیشتر صوتی و کیفی ہوتے ہیں جیسے پھٹ پھٹانا۔ کھکھلانا۔ گڑگڑانا۔ بڑبڑانا۔ چڑچڑانا۔ ٹرٹرانا۔ ٹم ٹمانا۔ چرچرانا۔ وندنانا۔ پھن پھنانا۔ گنگنانا۔ گجگجانا۔ جھلجھلانا۔ دھم دھمانا۔ سرسرانا وغیرہ۔

بعض مرکبات ایک ہی لفظ کے دہرانے سے بنتے ہیں لیکن ان کے درمیان ایک آواز داخل کردی جاتی ہے جیسے چل بچل۔ دیس بدیس۔ رات برات۔ رنگ برنگ۔ چلا چل۔ مارا مار۔ چھکا چھک۔ ہاتھوں ہاتھ۔ کانوں کان۔ ناکوں ناک۔ راتوں رات۔ آدھوں آدھ۔ ٹانکوں ٹانک۔ بھاگم بھاگ۔

کبھی ان کے آخر میں بھی ایک آواز اور بڑھادی جاتی ہے جیسے گتھم گتھّا۔ لٹھم لٹھا۔ گالم گلوچ۔ ادھم ادّھا۔ دھکم دھکّا۔ دیکھا دیکھی۔ ہماہمی۔ بحثا بحثی۔ چلاچلی۔ گھما گھمی بدا بدی وغیرہ۔

اس قسم کے مرکبات میں ایک ہی لفظ کے دہرانے سے جو گونج پیدا ہوتی ہے اس سے زبان میں موسیقیت کی رو دوڑ جاتی ہے۔

ب ۔ قافیہ بندی

مرکب الفاظ بنانے کا ایک اور قاعدہ قافیہ پیمائی ہے چنانچہ کبھی کبھی اصل لفظ پر ایک اور ہم قافیہ لفظ اضافہ کر کے مرکب بنا لیا جاتا ہے جیسے چال ڈھال ۔ جوڑ توڑ ۔ مار دھاڑ وغیرہ ۔

کبھی اصل لفظ کے آگے پیچھے تابع مہمل کا اضافہ کر کے مرکب تیار کرتے ہیں جو ہم قافیہ ہوتے ہیں جیسے انجر پنجر ۔ ہیر پھیر ۔ ہچر مچر ۔ انگڑ کھنگڑ ۔ اول فول ۔ ہٹا کٹا ۔ چھاپا واپا وغیرہ

ان میں اصل لفظ سے پہلے آنے والے ہم قافیہ مہمل لفظ کو اگوا اور پیچھے آنے والے ہم قافیہ مہمل لفظ کو پچھوا کہتے ہیں ۔ اگوے الف، واو اور ہائے ہوز سے شروع ہوتے ہیں جیسے آس پاس ۔ اڑوس پڑوس ۔ آمنے سامنے ۔ ادلا بدلا ۔ اتا پتا ۔ وار پار ۔ وارے نیارے ۔ ہل چل ۔ ہلن چلن ۔ ہبڑ دبڑ ۔ ہجاری بجاری وغیرہ ۔

پچھوے اردو میں علی العموم واو سے بنتے ہیں جیسے روٹی ووٹی ۔ پانی وانی ۔ کھانا وانا ۔ کپڑا وپڑا ۔ چاٹے واٹے ۔ چلنا ولنا ۔ وغیرہ[1]

---

[1] مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے میری کتاب "اردو کا روپ" صفحہ ۳۱۲ تا صفحہ ۳۱۷

اشتقاق و اتصال (مفردات و مرکبات)

گیارہواں باب

قیاس

اب تک الفاظ سازی کے جو قاعدے بیان کیے گئے ہیں، ان میں کوئی نہ کوئی اصول ضرور کام کر رہا ہے یعنی ہر نیا لفظ کسی نہ کسی اصول کے تحت بنتا ہے لیکن اس باب میں الفاظ سازی کا جو قاعدہ بیان کیا جا رہا ہے، اس میں کسی خاص اصول کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود یہ قاعدہ یکسر بے اصول بھی نہیں ہے بلکہ ہمارے سامنے دوسرے الفاظ کی جو نظیریں اور قابل تقلید نمونے موجود ہیں ضرور کسی نہ کسی اصول کے تحت ڈھالے گئے ہیں۔ انھی کو دیکھ کر ہم نئے الفاظ ڈھال لیتے ہیں۔ اس قاعدے کے مطابق نئے لفظ ڈھالنے میں کسی خاص اصول کے علم و اطلاق کی ضرورت نہیں پڑتی البتہ یہ احتیاط ضرور برتنا پڑتی ہے کہ جو نظیر ہمارے سامنے ہے وہ ہر اعتبار سے قابل تقلید نمونہ ہو۔ اگر وہ غلط یا ناقابل اعتبار ہوگی تو اس پر قیاس کر کے جو لفظ ڈھالا جائے گا وہ بھی غلط اور پایۂ اعتبار سے ساقط ہوگا۔

قیاس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ اس کی مدد سے ایسے ایسے لفظ بنائے اور سمجھ لیے جاتے ہیں جو پہلے کبھی بولے سمجھے نہیں گئے لیکن اس سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا کہ یہ نئے الفاظ کس طرح بنتے اور سمجھ لیے جاتے ہیں بلکہ اس سے یہ سوال پیدا ہو جاتا ہے کہ بولنے والے یہ کیسے جان لیتے ہیں کہ کس نظیر یا نمونے کو سامنے رکھ کر نئے لفظ بنائے جائیں یعنی کس نظیر یا نمونے کو صحیح سمجھا جائے۔ اس سے صحیح اور غلط لفظوں میں امتیاز کرنے کے لیے بھی کچھ اصولوں کی ضرورت واضح ہے۔

جو لفظ اصولوں کی مدد سے بنتے ہیں وہ تو زبان کے قواعد میں داخل ہوتے ہیں لیکن جو صرف قیاس سے بنتے ہیں وہ قواعد سے باہر ہوتے ہیں اور اس وقت تک قابل قبول نہیں سمجھے جاتے یا لغت زبان میں داخل نہیں کیے جاتے جب تک ان اصولوں کا انطباق کر کے انھیں صحیح ثابت نہیں کر دیا جاتا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قیاسات اصول زبان کی تکمیل کرتے ہیں، یعنی یا تو کوئی لفظ کسی اصول

سے بنتا ہے یا محض قیاس کی بنیاد پر کسی نظیر کی مدد سے ڈھلتا ہے۔ بیک وقت دونوں کی مدد سے نہیں بنتا۔

اس کے باوجود نیل اسمتھ کی یہ دلیل درست نہیں ہے کہ اس عمل سے زبان بھی تبدیل ہوسکتی ہے یا نظیروں سے زبان کی درستی اور صحت کے متعلق بولنے والوں کی رائے بھی متاثر ہوسکتی ہے[1]۔

تاریخی لسانیات کے ماہرین نے قیاس کو زبان کی تبدیلی کا ایک سبب گردانا ہے اور زبان کی تبدیلی سے ان کی مراد حقیقت میں صوتی تبدیلی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ زبان میں صوتی تبدیلی قیاس کی بنیاد پر الفاظ سازی سے واقع ہوتی ہے۔

تاریخی لسانیات کے ایک ماہر پال کپارسکی نے اپنے ایک مقالے میں یہی راگنی الاپی[2] ہے لیکن اس کا یہ خیال بالکل غلط ہے دراصل مغربی ماہرین لسانیات زبان کی صوتی تبدیلی کو جو دراصل صوتی تبادل ہے زبان کی تاریخ کا ایک حادثہ سمجھ کر اس کے اسباب کی تلاش میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں اور مختلف عناصر کو اس تبدیلی کا ذمے دار ٹھہراتے ہیں جن میں سے قیاس بھی ایک ہے جب کہ حقیقت میں صوتی تبادل تاریخ زبان کا کوئی خارجی حادثہ نہیں ہے اور زبان کے مزاج و منہاج بلکہ اس کے خمیر اور سرشت میں داخل ہے جسے واضعین زبان نے زبان کے فروغ کی خاطر ایک اصول کے طور پر آغاز زبان کے وقت ہی ایجاد کر دیا تھا جیسا کہ "صوتی تبادل" کے باب میں ثابت کیا جا چکا ہے۔

اور اگر کسی وجہ سے کسی غلط نظیر کو سامنے رکھ کر ہم نے الفاظ سازی کر بھی لی اور غلط لفظ ڈھال بھی لیا تو بھی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نظیر کے بے ضرر ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر آخر میں جا کر وہ اصولوں کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتی تو مسترد کر دی جاتی ہے۔ زبان کی صحت کے متعلق انسان اس قدر حساس واقع ہوا ہے کہ وہ غلط لفظ کو برداشت کر ہی نہیں پاتا۔ ٹوک دیتا ہے، اصلاح کر دیتا ہے، ڈانٹ دیتا ہے، طنز کر جاتا ہے، آسانی سے سمجھا بھی

---

[1] ماڈرن لنگوئسٹکس مرتبہ نیل اسمتھ مطبوعہ پیلیکن بکس گریٹ برٹین ۱۹۷۹ء

[2] نیو ہورائزنز ان لنگوئسٹکس صہ ۳۰۲-۳۰۳ مرتبہ جان لیونس مطبوعہ پینگوئن بکس گریٹ برٹین ۱۹۷۰ء

دیتا ہے اور کچھ نہیں تو مسکرا ہی دیتا ہے۔ غرض یہ ہے کہ چپ نہیں رہتا کیونکہ چپ رہ نہیں سکتا۔ وہ اپنے علم ویقین کی حد تک اسے قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا لہٰذا تنظیر یعنی غلط نظیر سے اس قدر ڈرنے یا خوف کھانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس سے ماہرین مغرب کی وحشت زدگی کا واحد سبب ان کا یہ غلط مفروضہ یا اندازہ ہے کہ زبان رفتہ رفتہ اس کے زیر اثر بدلی ہے حالانکہ قیاس کے خلاف ان کا یہ غلط قیاس ہی ہے کوئی پکّی دلیل نہیں ہے۔

شلاً ہم دیکھتے ہیں کہ "اکڑ" کا لاحقہ لگا کر اسم مکبّر بنایا جاتا ہے جو افراط وعظمت کے معنی دیتا ہے جیسے بھلکڑ (بہت بھولنے والا) تو ہم بھی لفظ "پی" (پینا) سے ایک نیا لفظ "پیکڑ" گھڑ کر بول دیتے ہیں جس کا مطلب ہے بہت پینے والا، یا "چل" سے لفظ چلکڑ ڈھال لیتے ہیں جس کا مطلب ہے بہت چلنے والا۔ اب اگر یہ الفاظ اصولوں کی رو سے غلط نکلے تو لوگ انھیں مسترد کر دیں گے۔ اگرچہ زبان کے اصولوں سے سب لوگ واقف نہیں ہوتے لیکن ان میں زبان کی ایک عمومی سی سوجھ بوجھ ضرور ہوتی ہے جو خصوصی اصولوں کے علم کے بغیر بھی انھیں صحیح اور غلط الفاظ میں امتیاز کرنا بتا جاتی ہے۔

"اکڑ" کا مندرجہ بالا حصہ فعلی مادوں پر بڑھایا جاتا ہے۔ اب اگر ہم اس لاحقے کو کسی اسمی مادے مثلاً "بات" پر اضافہ کر کے لفظ "بتکڑ" بنانا چاہیں تو یہ لفظ غلط ہوگا کیونکہ "بات" پر دوسرا لاحقہ "اون" لگایا جاتا ہے جس سے "باتون" حاصل ہوتا ہے اور اس کے معنی ہوتے ہیں بہت باتیں کرنے والا، چنانچہ اگر کوئی "بتکڑ" کا لفظ بولے گا تو ہر سننے والا اسے مسترد کر دے گا اور قبول نہیں کرے گا۔

اس طریقے سے لفظ کے معنی اور وزن دونوں میں فرق آجاتا ہے۔